بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقف للہ تعالیٰ

عقائد علماء دیوبند

www.irqpk.com

سیّد طالب الرحمٰن

دارالبیان G-11/2 اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Islamic Research Centre, Rwp.
Book No.

وقف للہ تعالیٰ

عقائد علماء دیوبند

از

پروفیسر سید طالب الرحمن

ناشر

المعہد الاسلامی للدراسات الاسلامیۃ والعصریۃ

دار البیان تحت الاشراف المعہد الاسلامی للدراسات

G-11/2، اسلام آباد فون، ۲۹۴۹۶۳

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1	- مقدمہ	
2	- وحدت الوجود (عقیدہ نمبر 1)	5
3	- زندہ بزرگوں کی روحوں سے امداد (عقیدہ نمبر 2)	14
4	- مشرکین مکہ سے سبقت لے جانا	16
5	- مردہ بزرگوں سے مدد (عقیدہ نمبر 3)	21
6	- مخلوق سے مشکل کشائی (عقیدہ نمبر 4)	26
7	- قبروں سے استفادہ (عقیدہ نمبر 5)	38
8	- عقیدہ علم غیب (عقیدہ نمبر 6)	39
9	- پیدائش مولود (عقیدہ نمبر 7)	43
10	- مرنے کا علم (عقیدہ نمبر 8)	45
11	- بارش کب ہوگی عقیدہ نمبر 9)	47
12	- علم بذات الصدور (عقیدہ نمبر	48
13	- حیات النبی (عقیدہ نمبر	51
14	- نبی پر اعمال امت پیش ہونا	53
15	- کشف قبور (عقیدہ نمبر 12)	54
16	- کشف قلوب (عقیدہ نمبر 13)	56
17	- علم لدنی (عقیدہ نمبر 14)	57
18	- موت و حیات کا مالک (عقیدہ نمبر 15)	58
19	- شافی (عقیدہ نمبر 16)	61
20	- روح کا تمثل (عقیدہ نمبر 17)	63
21	- رویت الہی (عقیدہ نمبر 18)	65
22	- تصور شیخ (عقیدہ نمبر 19	66
23	- نور محمدی (عقیدہ نمبر 20)	68
24	- لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (عقیدہ نمبر 21)	70

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

25	- بیعت اور زیارت۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (عقیدہ نمبر 22)	72
26	- صاحب پروانہ (عقیدہ نمبر 23)	74
27	- اتباع رشید احمد گنگوہی (عقیدہ نمبر 24)	75
28	- توہین نبی (عقیدہ نمبر 25)	76
29	- انبیاء کی روحوں سے ملاقات (عقیدہ نمبر 26)	77
30	- علمائے حرمین کے سوالات	78
31	- اور علماء دیوبند کے جوابات	
32	- تیسرا اور چوتھا سوال	79
33	- پانچواں سوال	80
34	- چھٹا سوال	
35	- آٹھواں نواں دسواں گیارہواں سوال	81
36	- بارہواں سوال	82
37	- تیرہواں چودھواں	83
38	- اٹھارھواں	84

اسلامک ریسرچ سنٹر (رجسٹرڈ) راولپنڈی
IRC
FAHIM NISAR

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المقدمہ۔

دیو بندیت لکھنے کے بعد اس بات کا خیال آیا کہ کیوں نہ اس کی تخصیص کی جائے اور صرف عقائد علمائے دیو بند کا تذکرہ کیا جائے۔ بلکہ جو عقائد دیو بندیت میں تذکرہ کرنے سے رہ گئے ہیں ان کا بھی تذکرہ کیا جائے تاکہ قارئین ان کے تمام نہیں تو اکثر عقائد سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ یہی جذبہ عقائد علمائے دیو بند لکھنے کی وجہ بنا کتاب کی ابتداء سے پہلے ہم ان ہی کی زبانی ان کے مسلک کی ترجمانی کروا دینا زیادہ بہتر سمجھتے ہیں مولانا خلیل احمد سہارنپوری فرماتے ہیں۔

ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمداللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ عالیہ حضرت نقشبندیہ اور طریقہ زکیہ مشائخ چشت اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔ (المہند علی المفند ص ۲۲)

مولانا محمد یوسف بنوری صاحب مسلک دیو بند کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"اکابر دیو بند کا مسلک وہی رہا ہے۔ کہ حدیث کے بعد فقہ و اجتہاد کی اہمیت کے پیش نظر فقیہ امت حضرت امام ابو حنیفہ کو امام تسلیم کر لیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ارباب قلوب کے علوم تصوف و علوم تزکیہ قلوب کا صحیح امتزاج کیا جائے۔ اور اگر ایک طرف ابن تیمیہ کی جلالت قدر کا اعتراف ہو تو دوسری طرف شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے کمالات کا اعتراف ہو۔ امام ابو حنیفہ کی تقلید و اتباع کے ساتھ احادیث نبویہ اور علوم صوفیہ دونوں کو جمع کر کے ایک خوبصورت موثر دل نشین مسلک ظہور میں آگیا اسی کا نام دیو بند مکتب فکر کا مسلک بن گیا۔ (مسلک علمائے دیو بند ص ۵)

کتاب میں سقم کی اطلاع شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔

(ابو اسامہ)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

Islamic Research Centre, Rwp.
Book No.
اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی

عقیدہ نمبر ا۔

وحدت الوجود

دیوبندیوں کے امام حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (جن کی بڑے بڑے دیوبندی علماء نے بیعت کی مثلاً مولوی محمد قاسم نانا توی، مولوی محمد یعقوب صاحب، مولوی احمد حسن صاحب اور مولوی رشید احمد گنگوھی صاحب وغیرھم) اور جن کی تعریف تبلیغی جماعت کے امیر زکریا صاحب ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ حاجی صاحب عالم گر تھے۔ (آپ بیتی نمبر ۷، ص ۱۵۳)

اور حاجی صاحب خود بھی قاسم نانا توی اور رشید احمد گنگوھی کے حق میں رطب اللسان ہیں اور اپنے معتقدین کو ان کی صحبت بابرکت سے استفادہ کا حکم دے رہے ہیں۔ (المہند علی المفند ص ۶)

حاجی صاحب مسئلہ وحدت الوجود کے بارے میں کہتے ہیں

"مسئلہ وحدت الوجود حق و صحیح ہے اول جس شخص نے اس مسئلہ میں خوض فرمایا شیخ محی الدین ابن عربی ہیں" (شمائم امدادیہ ص ۳۲

اور ابن عربی کا عقیدہ تو واضح ہے جیسا کہ کہتے ہیں۔

۱۔ ان الوجود المخلوق ہو الوجود الخالق (شرح طحاویہ ص ۵۵۶)

مخلوق کا وجود دراصل خالق کا وجود ہے

۲۔ وفی کل شیء لہ آیۃ۔ تدل علی انہ عینہ

ہر چیز میں اسکی نشانی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اسکا عین ہے۔

فما فی الوجود الا اللہ (فتوحات مکیۃ ۱/ ۲۷۲)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پس وجود میں اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے دلائل قرآنی سے اس کو ثابت کرنے کی کوشش بھی کی ہے مثلاً لکھتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصل بحق ہیں۔ عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں۔" جبکہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قل یا عبادی الذین اسر فوا علی انفسھم

مرجع ضمیر متکلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہی معنی کا ہے (اسی لئے) آگے فرمایا ہے۔

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

اگر مرجع اسکا اللہ ہوتا تو فرماتا "من رحمتی" تاکہ مناسبت عبادی کی ہوتی (شمائم امدادیہ ص ۱۷)

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ما کان للنبی ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونو عباداًلی من دون اللہ

کسی نبی کیلئے یہ لائق نہیں کہ اللہ اس کو کتاب و حکمت اور نبوت دے پھر وہ (لوگوں سے) یہ کہے کہ اللہ کی بجائے میرے بندے بن جاؤ۔

اس لئے حاجی امداد اللہ صاحب کہتے ہیں

عابد معبود میں فرق کرنا شرک ہے (شمائم امدادیہ ص ۳۷) لہذا آپ کی خاص امت میں سے بایزید بسطامی قدس سرہ نے اور منصور حلاج نے سبحانی ما اعظم شانی اور انا الحق کہا یہ سب اسی باب (وحدۃ الوجود) ہیں سے ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(شمائم امدادیہ ص ۳۵)

اسی طرح حاجی صاحب فرماتے ہیں۔

بندہ قبل وجود خود باطن خدا تھا اور خدا ظاہر بندہ "کنت کنزاً مخفیا" اس پر دلیل ہے

مثلاً اللہ کی مثال تخم کی اور مخلوق کی مثال درخت کی سی ہے کہ درخت مع تمام شاخوں اور پتوں و پھل و پھول کے اس میں چھپا تھا۔ جب تخم نے اپنے باطن کو ظاہر کیا خود چھپ گیا جو کوئی دیکھتا ہے درخت کو دیکھتا ہے تخم دکھائی نہیں دیتا۔

(شمائم امدادیہ ص ۳۸)

حالانکہ قرآن کہتا ہے۔ **لم یلد ولم یولد**

اور یہ دیوبندی عالم کہتا ہے کہ اللہ (نعوذ باللہ) کتے، بلی، چوہے، گدھے اور گھوڑے کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اسی لئے حاجی امداد اللہ کہتے ہیں۔

من ارادان یجلس مع الله فالیجلس مع اهل التصوف:

جو اللہ کے ساتھ بیٹھنا چاہے اسے چاہئے کہ اہل تصوف کے ساتھ بیٹھے۔

یا من رانی فقد رای الحق "اسکا دوسرا معنی یہ کہ **من رانی فقد رای الله تعالیٰ** (شمائم امدادیہ ۴۹)

جس نے مجھ کو دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا اسی طرح **انی انا ربک فاخلع نعلیک**"

بے شک میں تیرا رب ہوں اپنے جوتے اتار دے جو طور پر آواز آئی تھی وہ موسیٰ کے باطن سے آئی تھی۔ (شمائم امدادیہ ۵۹)

۲۔ اسی طرح علامہ محمد فضل حق خیر آبادی دیوبندی لکھتے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"اگر انبیاء وحدت الوجود کی دعوت دیتے تو ان کی رسالت کا فائدہ فوت ہو جاتا یہ عقیدہ عوام کے ذہنوں کی سطح سے بلند ہے اسی لئے ان حضرات کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھ کر گفتگو کریں۔ (الروض المجود از خیرآبادی ص ۴۴)

-- غور کیجئے --

اگر یہ عقیدہ وحدت الوجود واقعی انبیاء علیھم السلام پر اترا تھا تو انبیاء نے اس کو امت تک کیوں نہ پہنچایا۔ حالانکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی کے ساتھ تاکید فرمائی تھی۔

یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالته (الآیة)

(ترجمہ) اے رسول پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے اگر تو نے یہ کام نہ کیا تو تو نے رسالت کو نہیں پہنچایا

اور حضرت عائشہ نے تنبیہ فرمائی۔

جو شخص یہ کہے کہ اللہ کے رسول نے کچھ چھپا لیا ہے۔ وہ اللہ کے رسول پر بہتان باندھتا ہے (بخاری)

(۴) اسی طرح مولوی انورشاہ کاشمیری جو دیوبندیوں کے مشہور عالم ہیں حدیث "**فکنت سمعه الذی یسمع به**" کے تحت لکھتے ہیں۔

قلت وھذا عدول عن حق الالفاظ لان قوله کنت سمعه الذی بصیغة المتکلم یدل علی انه لم یبق من المتقرب بالنوافل الا بجسدہ وشبھه وصار

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

المتصرف فيه الحضرة الهية فسحب وهذا الذی عناه الصوفيه بالفناء فی الله تعالیٰ ای الانسلاخ عن دواعی نفسه حتی لایکون المتصرف فيه الا هو وفی الحديث لمعة الی وحدة الوجود وکان مشائخنا مولعون بتلک المسئلة الی زمن الشاه عبدالعزيز اما انا لست بمتشدد فيها۔ (فیض الباری ۴/۴۲۸)

کنت سمعه الذی کے یہ معنی بیان کرنا کہ بندہ کے کان آنکھ وغیرہ اعضائے حکم الہٰی کی نافرمانی نہیں کرتے حق الفاظ سے عدول کرنا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے قول کنت سمعه الذی میں کنت صیغہ متکلم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ متقرب بالنوافل یعنی بندہ میں سوائے جسد و صورت کے کوئی چیز باقی ہی نہیں رہی اور اس میں صرف اللہ تعالی ہی متصرف ہے اور یہی وہ معنی ہے جن کو صوفیاء کرام فنا فی اللہ سے تعبیر کرتے ہیں یعنی بندہ کا دواعی نفس سے بالکل پاک ہو جانا یہاں تک کہ اس بندہ میں اللہ کے سوا کوئی شے متصرف نہ رہے اور حدیث مذکور میں وحدت الوجود کی طرف چمکتا ہوا اشارہ ہے ہمارے مشائخ شاہ عبدالعزیز صاحب کے زمانے تک اس مسئلہ وحدت الوجود میں بڑے متشدد اور حریص تھے لیکن میں متشدد نہیں ہوں۔

(۴) اسی طرح زکریا صاحب لکھتے ہیں۔

اس جگہ دو واقعے اپنے اکابر کے نمونے کے لئے لکھنے کو دل چاہتا ہے ایک تو وہ مکتوب گرامی جو شیخ المشائخ قطب الارشاد حضرت گنگوہی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قدس سرۃ نے اپنے پیر و مرشد شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ صاحب اعلی اللہ مراتبہ کی خدمت میں لکھا جو مکاتیب رشیدیہ میں بھی طبع ہو چکا ہے۔

"پس زیادہ عرض کرنا گستاخی اور شوخ چشمی ہے یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے۔ جھوٹا ہوں کچھ نہیں ہوں تیرا ہی ظل ہے تیرا ہی وجود ہے۔ میں کیا ہوں کچھ نہیں ہوں اور جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک ہیں۔ **استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ**

(فضائل صدقات ۵۵۶)

۵۔ تعلیم الاسلام کے دیوبندی مصنف لکھتے ہیں۔

علم تصوف کا ایک نہایت باریک مسئلہ وحدت الوجود یا ہمہ اوست ہے یعنی تمام موجودات کو حق تعالیٰ کا وجود سمجھنا اور وجود ماسوا کو محض معتبر سمجھنا شمار کرنا جیسے موج حباب قطرہ اور برف کو پانی خیال کرنا چنانچہ مولانا جامی فرماتے ہیں۔

لیس فی الکائنات غیرک شی	انت شمس الضحیٰ وغیرک فی
فے چہ باشد بفارسی سایہ	سایہ از روشنی بردمایہ
دوجہاں مایہ است ومعنیٰ تو	نیست موجود صورتے بے تو

۶۔ امیر شاہ خانصاحب مولانا رشید احمد گنگوہی سے بیان کرتے ہیں

"کہ سید صاحب کی نسبت میں ذات بحت کی تجلی تھی" (ارواح ثلاثہ ۱۸۵)

"ذات بحت" کا معنی ذات الہی ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسلامک ریسرچ سنٹر (رجسٹرڈ) راولپنڈی
I R C

۷۔ اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

"کاملین میں ایک درجہ ہے ابو الوقت کہ وہ جس وقت تجلی کو چاہیں اپنے اوپر وارد کر لیں کذا سمعت مرشدی میں عجب نہیں کہ کہ حضرت شاہ صاحب نے اس وقت اپنے پر جبار کی تجلی کو وارد کیا ہو اور اس کی مظہریت کی حیثیت سے اس کو توجہ سے دفع فرما دیا ہو۔" (ارواح ثلاثہ ص ۶۸)

۸۔ زکریا صاحب منصور حلاج کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"دی گئی منصور کو پھانسی ادب کے ترک پر
تھا انا الحق "حق" مگر ایک لفظ گستاخانہ تھا

(ولی کامل از مفتی عزیز الرحمن ص ۲۴۹)

ایک دوسری جگہ زکریا صاحب فرماتے ہیں۔

"حق سبحانہ وتقدس جو حقیقتاً ہر جمال و حسن کا منبع ہیں۔ اور حقیقتاً دنیا میں کوئی بھی جمال ان کے علاوہ نہیں ہے

(تبلیغی نصاب فضائل قرآن ص ۳۰۰)

اس طرح زکریا صاحب کے مرید خاص صوفی اقبال لکھتے ہیں

عشق و معشوق عاشق اک کہہ کر   سر وحدت سمجھا دیا کس نے

(محبت ص ۷۰)

۹۔ انکشاف کے دیوبندی مصنف لکھتے ہیں۔

کشف کبریٰ کو کشف الٰہی بھی کہتے ہیں یعنی ذات حق سبحانہ کا مشاہدہ اور معائنہ ہو جانا۔ اور جملہ حجابات اور اعتبارات کا اٹھ جانا اور نور بصیرت سے خلق کو عین حق اور حق کو عین خلق دیکھنا سالک کا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مقصود اصلی کشف یہی ہے ۔ (انکشاف ص ۳۶)

۱۰۔ نظریہ وحدت الوجود میں ڈوبا ہوا ایک قصہ پڑھیے جو تذکرہ الرشید میں پیر جیو محمد جعفر صاحب ساڈھوری بیان کرتے ہیں

"ایک روز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب زید مجدہ نے دریافت کیا کہ حضرت یہ حافظ مینڈھو شیخ پوری کیسے شخص تھے ۔ حضرت نے فرمایا ۔ "پکا کافر تھا" اور اس کے بعد مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ "ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے" ایک بار ارشاد فرمایا کہ ۔

ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت سی رنڈیاں مرید تھیں ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی ۔ میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا میاں صاحب ہم نے اس کو بہتیرا سمجھایا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو تو اس نے کہا کہ میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں ۔

میاں صاحب نے کہا ۔ نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اسے لے کر آئیں ۔ جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا ۔ بی تم کیوں نہیں آئی تھیں اس نے کہا کہ حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتے ہوئے شرماتی تھی میاں صاحب بولے بی تم کیوں شرماتی ہو "کرنے والا کون ہے اور کروانے والا کون وہ تو وہی ہے" رنڈی یہ سن کر آگ بگولا ہو گئی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور خفا ہو کر کہا لاحول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیاہ و گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔ میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اٹھ کر چلدی ہے (تذکرہ الرشید ۲/ ۲۴۲)

استغر الله من هذہ الخرافات الکفریة

نقل کفر کفر نباشد

"تلک عشرۃ کاملة"

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر ۲

زندہ بزرگوں کی روحوں سے امداد

دیوبندیوں کے مشہور عالم احسن گیلانی صاحب لکھتے ہیں

پس بزرگوں کی ارواح سے مدد لینے کے ہم منکر نہیں (حاشیہ سوانح قاسمی ۱/ ۳۳۲)

مولانا نجم الدین دیوبندی لکھتے ہیں

علمائے دیوبند اس بات کے بھی قائل نہیں ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں یا مرنے کے بعد سرے سے کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔ (زلزلہ اور زلزلہ ص ۱۰۱)

اس عقیدے پر مبنی مندرجہ ذیل واقعہ اس عقیدے کو قاری کے لئے اور واضح کرتے ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی مولوی نظام الدین صاحب کرانوی سے وہ مولوی عبداللہ براقی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نہایت معتبر شخص ولائتی بیان کرتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست جو کہ بقیۃ السلف حجۃ الخلف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب چشتی صابری تھانوی ثم المکی سلمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے حج خانہ کعبہ کو تشریف لے جاتے تھے بمبئی سے آگبوٹ میں سوار ہوئے آگبوٹ نے چلتے چلتے ٹکر کھائی اور قریب تھا کہ چکر کھا کر غرق ہو جائے یا دوبارہ ٹکرا کو پاش پاش ہو جائے انہوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اور عرض

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کیا کہ اس وقت سے زیادہ کونسا وقت امداد کا ہوگا اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر کارساز مطلق ہے اسی وقت ان کا آگبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی۔ ادھر تو یہ قصہ پیش آیا۔ ادھر اگلے روز مخدوم جہاں اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر تو دباؤ نہایت درد کرتی ہے خادم نے کمر دباتے پراہن مبارک جو اٹھایا تو دیکھا کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اتر گئی ہے۔ پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے کمر کیوں کر چھلی فرمایا کچھ نہیں پھر پوچھا آپ خاموش رہے تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے۔ فرمایا ایک آگبوٹ ڈوبا جاتا تھا اس میں تمہارا دینی اور سلسلے کا بھائی تھا اس کی گریہ زاری نے مجھے بے چین کر دیا۔ آگبوٹ کو کمر کا سہارا دے کر اوپر کو ٹھایا۔ جب آگے چلا اور بندگان خدا کو نجات ملی اسی سے چھل گئی ہوگی اور اسی وجہ سے درد ہے مگر اس کا ذکر نہ کرنا (کرامات امدادیہ ص ۳۶)

اسی واقعے کی ایک اور روایت یوں ہے

ایک طالب علم قدرت علی ساکن اینڈری ملک پنجاب مرید و خادم حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس نے بیان کیا کہ بیشک فلاں وقت میں حاضر تھا۔ حاجی صاحب حجرے سے باہر تشریف لائے اور اپنی لنگی بھیگی ہوئی مجھ کو دی اور فرمایا اس کو کنویں کے پانی سے دھو کر صاف کر لو۔ اس لنگی کو جب سونگھا اس میں دریا شور کی بو اور چکنا پن معلوم ہوا۔ اس کے بعد حضرت حافظ صاحب اپنے حجرے سے برآمد ہوئے اور اپنی لنگی دی۔ اس میں بھی اثر دریا کا معلوم ہوتا تھا۔ (کرامات امدادیہ ۱۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مشرکین مکہ سے سبقت لے جانا

اس ایک من گھڑت قصے میں حاجی امداد اللہ صاحب کو حاجت روا مشکل کشا عالم الغیب اور حاضر ناظر ثابت کیا گیا ہے اور مرید صاحب گراہی میں مشرکین مکہ سے بھی سبقت لے گئے اس لئے کہ جب مشرکین مکہ کسی کشتی میں سوار ہوتے اور طوفان آنے کی وجہ سے جب

ظنوا انھم احیط بھم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین۔
(یونس: ۲۲)

انہیں یقین ہو جاتا کہ وہ گھیر لئے گئے ہیں۔ اللہ کے لئے دین کو خالص کرتے ہوا اللہ کو ہی پکارتے۔

لیکن یہاں مرید صاحب کا عقیدہ دیکھئے جب انہوں نے دیکھا کہ مرنے کے سوا چارہ نہیں، اس مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اور عرض کیا۔ " مشرکین اللہ کو پکاریں اور یہ مرید صاحب پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کریں اور عرض کریں۔ یہ عجیب تقسیم ہے اسی لئے عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل کا بیٹا مسلمان ہوا کہ اے مشرکین مکہ طوفان آنے پر تم صرف اللہ کو پکارتے ہو اور اپنے بنائے ہوئے معبود بھول جاتے ہو۔ اگر اللہ نے مجھے نجات دی تو میں خشکی پر بھی اللہ ہی کو پکاروں گا۔ زمین پر قدم رکھتے ہی اللہ کی توحید کا اعلان کر دیا جیسا کہ قرآن بھی مشرکین مکہ کی عادت کا تذکرہ کرتا ہے۔

فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین فلما نجھم الی البر اذا ھم یشرکون۔

(العنکبوت ۶۵)

جب وہ کشتی میں سوار ہوتے تو اللہ کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں جب اللہ انہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ناگاہ وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

اور مرید صاحب گمراہی اور ضلالت میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ جب کشتی طوفان میں گھر جاتی ہے اور موت سامنے ہوتی ہے تو اللہ کو بھول کر غیر اللہ سے عرض کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ شاید اس لئے کہ تھانوی صاحب کے بقول ہر قریہ میں ایک قطب ہوتا ہے اور ایک غوث ہوتا ہے۔ بعض نے کہا قطب الاقطاب کو ہی غوث کہتے ہیں (تعلیم الدین ۱۲۰)

مرید پھر غوث جو فریاد سن رہا ہوتا ہے اسے نہ پکارے تو کسے پکارے۔ ایک جگہ اللہ مشرکین مکہ سے یہ سوال کرتا ہے۔

قل من ینجیکم من ظلمت البر والبحر تدعونه تضرعا وخفیة لئن انجنا من هذه لنکونن من الشکرین. قل الله ینجیکم منها ومن کل کرب ثم انتم تشرکون.

(الانعام: ۶۳۔ ۶۴)

اے نبی ان سے پوچھئے کہ تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے اور تم اسی (اللہ) کو گڑ گڑا کر اور آہستہ پکارتے ہو کہ اگر ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دے تو ہم ضرور شکر گزار بندے بن جائیں گے۔ اے نبی کہہ دیجئے اللہ ہی تمہیں اس مصیبت اور ہر مصیبت سے نجات دیتا ہے پھر ناگاہ تم شرک کرنے لگ جاتے ہو۔

اللہ کا تو یہ دعویٰ ہے کہ اللہ نجات دیتا ہے اور مرید کا یہ عقیدہ کہ اے پیر اس سے زیادہ اور کونسا وقت امداد کا ہوگا۔ مشرکین مکہ کی تو یہ عادت تھی کہ وہ اللہ کو پکارتے تھے اور مرید پیر صاحب کو فرق ملاحظہ فرمائیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایک جگہ اللہ نے مشرکین سے یوں فرمایا:

واذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاہ فلما نجکم الی البر اعرضتم وکان الانسن کفورا۔

(بنی اسرائیل ۶۷)

اور جب تمہیں سمندر میں تکلیف پہنچتی ہے اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہیں بھول جاتے ہیں پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو تم پھر جاتے ہو اور انسان ناشکرا ہے۔

مشرکین کو تو سمندر میں غیر اللہ بھول جاتے ہیں صرف اللہ ہی یاد رہتا ہے اور دیوبندی مرید کو سمندر میں غیر اللہ کی یاد ستاتی ہے اور وہ غیر اللہ کو پکارنے میں مشغول ہو جاتا ہے یہ عجیب تقسیم ہے مشرکین کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔

واذا غشیھم موج کالظلل دعوا الله مخلصین له الدین۔ (لقمان: ۳۲)

اور جب انہیں سائبان کی طرح موج ڈھانپ لیتی ہے تو وہ اللہ کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کو پکارتے ہیں۔

ایک جگہ پر اللہ کافروں سے یہ سوال کرتا ہے اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے۔

اغیر الله تدعون ان کنتم صدقین بل ایاہ تدعون۔

(الانعام ۴۰)

کیا اس وقت بھی غیر اللہ کو پکارو گے اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو (نہیں) بلکہ تم خاص اللہ کو ہی پکارتے ہو۔

اور تمہاری یہ حالت ہو جاتی ہے۔

وتنسون ماتشرکون۔ (الانعام: ۴۱)

اور جن کو تم نے اللہ کا شریک بنایا تھا اس کو بھول جاتے ہو۔

لیکن یہاں تو مرید صاحب کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ حاجی امداد اللہ صاحب کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مشکل کشا حاجت روا مان کر عذاب و طوفان میں بھی غیر اللہ سے یہ عرض کی جاتی ہے

"کہ اس وقت سے زیادہ اور کونسا وقت امداد کا ہوگا" حالانکہ اللہ فرماتا ہے۔

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔
(النمل ۶۲)

آیا کون ہے جو مصیبت زدہ کی پکار کو سنتا ہے جس وقت وہ اسے
پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے۔

پھر خود ہی جواب دیتا ہے۔

ءالہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون۔

(النمل: ۶۲)

(کیا اب بھی یہی کہو گے کہ) اللہ کے علاوہ کوئی اور الہ ہے تم بہت
کم نصیحت پکڑتے ہو۔

اب مرید صاحب جن کو پکار رہے ہیں۔ کیا ان میں مصیبت دور کرنے کی
طاقت ہے حالانکہ اللہ فرماتا ہے۔

فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا

(الاسراء: ۵۶)

وہ تو اتنا اختیار بھی نہیں رکھتے کہ تم سے مصیبت کو ہٹا دیں یا پھیر
دیں۔

لیکن ذرا پیر صاحب کی جسارت ملاحظہ فرمائیں۔ فرماتے ہیں "ایک آگبوٹ
ڈوبا جاتا تھا اس میں ایک تمہارا دینی سلسلے کا بھائی تھا۔ اس کی گریہ وزاری نے مجھے
بے چین کر دیا۔" اس لئے انڈیا سے چلے سمندر میں اکیلے یا حافظ ضامن کے ساتھ مل
کر جہاز کو اٹھا کر سیدھا کر دیا اگر اتنا بھاری جہاز اٹھا کر سیدھا کرنا اتنا ہی آسان تھا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تو جہاز کے مسافر ہی اسے کاندھا دے کر ڈوبنے سے بچالیتے۔
اسی طرح حاجی صاحب کو عالم الغیب ثابت کیا گیا ہے کہ اتنی دور سے گریہ وزاری سن لی۔ اسی طرح حاجی صاحب کو ہر جگہ حاضر ناظر بنا دیا گیا کہ بغیر کسی ذریعے کے بیچ سمندر کے پہنچ کر واپس تھانہ بھون تشریف لے آتے ہیں جب کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی جیسا کہ خادم کہتا ہے "آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاصلے اور ذرائع ان کے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

IRC

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۸

مردہ بزرگوں سے مدد

احسن گیلانی صاحب فرماتے ہیں

وفات یافتہ بزرگوں کی ارواح سے امداد کے مسئلہ میں علمائے دیوبند کا خیال بھی وہی ہے جو عام اہلسنت والجماعت کا ہے آخر جب ملائکہ جیسی روحانی ہستیوں سے خود قرآن ہی میں ہے کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کی امداد کرواتے ہیں۔ صحیح حدیثوں میں ہے کہ واقعہ معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تخفیف صلوۃ کے مسئلے میں امداد ملی اور دوسرے انبیاء کرام علیہ السلام سے ملاقاتیں ہوئیں۔ بشارتیں ملیں تو اس قسم کی ارواح طیبہ سے کسی مصیبت زدہ مومن کی امداد کا کام قدرت اگر لے تو قرآن کی کس آیت یا حدیث سے اسکی تردید ہوتی ہے (حاشیہ سوانح قاسمی ۱/ ۳۳۲)

انکشاف کے دیوبندی مصنف امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم سے کچھ حوالے ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

"اب مذکورہ اثبات سے آپ یہ بخوبی نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ ارواح اولیاء کو کس قدر من جانب اللہ اختیارات ہیں

(انکشاف ص ۷، ص ۰۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں

اولیاء اللہ کی ولایت اور ان کی کرامت ان کی وفات کے بعد بھی باقی اور باذن اللہ جاری رہتی ہے اس ضمن میں اتنا سمجھ لیجئے کہ اللہ کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حکم سے ارواح اولیاء دنیا میں بھی آسکتی ہیں اور بحکم الٰہی دوسرے کی مدد بھی کر سکتی ہیں۔

(انکشاف ص ۶۷

اخلاق حسین قاسمی صدر جمیعت علماء صوبہ دہلی فرماتے ہیں

مومن کی روح خاص کر اولیائے حق اور صلحائے امت کی روحیں جسم سے جدائی کے بعد اس عالم مادی میں تصرف کی قدرت رکھتی ہیں اور ان ارواح کا تصرف قانون الٰہی کے مطابق ہوتا ہے۔

(اہل اللہ کی عظمت دیوبند کی نظر میں از اخلاق حسین قاسمی صدر جمیعت علماء صوبہ دہلی)

فتاویٰ امدادیہ میں ہے

استمداد ارواح مشائخ سے صاحب کشف الارواح کے لئے قسم ثابت ہے (۴ / ۱۰۴)

اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں۔

کوئی روح اپنا بدن حالت حیات میں چھوڑ کر دوسرے مردے کے بدن میں چلی جائے تو یہ بات ریاضت سے حاصل ہو سکتی ہے۔

(تعلیم الدین ۱۱۸)

سوانح قاسمی کے مصنف ایک واقعہ ذکر کرتے ہیں

"ایک بریلوی عالم اور ایک دیوبندی طالب علم کا مناظرہ طے ہوا۔ (دیوبندی طالب علم نے) مناظرے کا وعدہ ڈرتے ڈرتے کر لیا۔ تاریخ و محل و مقام سب کا مسئلہ طے ہو گیا۔ واعظ مولانا صاحب "بڑا زبردست عمامہ طویلہ و عریضہ سر پر لپیٹے ہوئے کتابوں کے پشتارے کے ساتھ مجلس میں اپنے حواریوں کے ساتھ جلوہ افروز

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوئے۔ ادھر یہ غریب دیوبندی امام منحنی و ضعیف مسکین شکل، مسکین آواز، خوفزدہ لرزاں و ترساں بھی اللہ اللہ کرتے ہوئے سامنے آیا۔ سننے کی بات یہی ہے کہ اس کے بعد اس دیوبندی امام نے مشاہدہ کے بعد بیان کی۔ "کہتے تھے کہ مولانا واعظ صاحب کے سامنے میں بھی بیٹھ گیا۔ ابھی گفتگو شروع نہیں ہوئی تھی کہ اچانک اپنے بازو میں مجھے محسوس ہوا کہ ایک شخص اور جسے میں نہیں پہچانتا تھا وہ بھی آکر بیٹھ گیا ہے اور مجھ سے وہ اجنبی اچانک نمودار ہونے والی شخصیت کہتی ہے گفتگو شروع کرو اور ہرگز نہ ڈرو دل میں غیر معمولی قوت اس سے پیدا ہوئی اس کے بعد کیا ہوا (دیوبندی امام صاحب کا بیان سنیئے) کہ میری زبان سے کچھ فقرے نکل رہے تھے اور اسی طور پر نکل رہے تھے کہ میں خود نہیں جانتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہوں جس کا جواب مولانا واعظ صاحب نے ابتداء میں تو دیا لیکن سوال و جواب کا سلسلہ ابھی دراز بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک دفعہ مولانا واعظ صاحب کو دیکھتا ہوں کہ اٹھ کھڑے ہوئے میرے قدموں پر سر ڈالے ہوئے رو رہے ہیں۔ پگڑی بکھری ہوئی ہے اور کہتے جاتے ہیں میں نہیں جانتا تھا کہ آپ اتنے بڑے عالم ہیں للہ مجھے معاف کیجئے آپ جو کچھ فرما رہے ہیں یہی صحیح اور درست ہے میں ہی غلطی پر تھا یہ منظر ہی ایسا تھا کہ مجمع دم بخود تھا کیا سوچ کر آیا تھا اور کیا دیکھ رہا تھا دیوبندی امام نے کہا اچانک نمودار ہونے والی شخصیت میری نظر سے اس کے بعد اوجھل ہو گئی اور کچھ نہیں معلوم کہ کون تھے اور قصہ کیا تھا قصہ تو ختم ہو گیا قصبہ کے مسلمان جو پہلے ہی سے دیوبندی امام صاحب کے معتقد تھے ان کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدتمندوں میں اس واقعہ نے چار چاند لگا دیئے اور پہلے سے بھی زیادہ راحت و آرام میں دیوبندی امام صاحب کے اضافہ ہو گیا۔ حضرت شیخ الہند فرماتے ہیں میں نے ان مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ اچانک نمودار ہو کر غائب ہو جانے والی شخصیت کا حلیہ کیا تھا۔ حلیہ جو بیان کیا فرماتے تھے کہ سنتا جاتا تھا اور حضرت الاستاد کا ایک ایک خال و خط نظر کے سامنے آتا چلا جا رہا تھا۔ جب وہ بیان ختم کر چکے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ تو حضرت الاستاد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو تمہاری امداد کے لئے حق تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔ (سوانح قاسمی جلد ص ۳۳۱)

"اشرف السوانح کے مصنف اشرف علی تھانوی صاحب کے پردادا محمد فرید صاحب کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوتے لکھتے ہیں۔

"حضرت صاحب کسی بارات میں تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ ڈاکوؤں نے آکر بارات پر حملہ کیا۔ ان کے پاس کمان تھی اور تیر تھے۔ انہوں نے ڈاکوؤں پر دلیرانہ تیر برسانا شروع کئے۔ چونکہ ڈاکوؤں کی تعداد کثیر تھی اور ادھر بے سروسامانی تھی یہ مقابلے میں شہید ہو گئے شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ شب کے وقت اپنے گھر میں مثل زندہ تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی اور فرمایا اگر تم کسی پر ظاہر نہ کرو گی تو اسی طرح سے روز آیا کریں گے لیکن ان کے گھر والوں کو اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں گے اس لئے ظاہر کر دیا اور آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(اشرف السوانح ج اص ۱۵)

اللہ تو اس شخص کا تذکرہ کرتا ہے جسے تبلیغ کے جرم میں شہید کر دیا گیا۔ " قیل ادخل الجنۃ قال یلیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المقربین (یس ۲۶ ۔ ۲۷) کہا گیا جنت میں داخل ہو جا کہنے لگا اے کاش میری قوم جان لیتی کہ میرے رب نے مجھے معاف کر دیا اور مجھے مقربین میں سے کر دیا۔ اگر اس شہید کو دنیا میں واپس آنے کی اجازت ہوتی تو وہ یہ بات نہ کہتا۔ کہ یلیت قومی یعلمون بلکہ خود آکر بتلا دیتا۔ روح تو اس وقت بھی واپس نہیں ہو سکتی جب یہ حالت ہوتی ہے۔ فلو لا اذا بلغت الحلقوم اور اللہ یہ چیلنج کرتا ہے فلو لا ان کنتم غیر مدینین ترجونھا ان کنتم صدقین (الواقعہ ۸۳ دیکھو جب جان گلے تک پہنچ جائے لوگ کہیں گے (اس وقت کون جھاڑ پھونک کرنے والا ہے اور جان بہ لب نے سمجھا کہ سب سے جدائی ہے اور پنڈلی سے پنڈلی چمٹ جائے اس دن سمجھ کہ اپنے رب کی طرف چلنا ہے۔

اللہ اس شہید کی اس تمنا کو بھی رد کر دیتا ہے کہ جو کہتا ہے کہ اللہ میری روح کو میرے جسم میں لوٹا دے تا کہ میں تیرے راستے میں جہاد کروں (الحدیث) اللہ تو کہتا ہے۔ اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون (النحل آیت نمبر) مردہ ہیں زندہ نہیں اور ان کو تو یہ شعور بھی نہیں کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔ اور ان کے نزدیک حضرت الاستاد کو سب کچھ معلوم تھا۔ اللہ تو کہتا ہے۔ فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی (ازمر ۴۲) کہ اللہ موت والوں کی روحوں کو روک لیتا ہے اور ان (دیو بندی علماء) کے بقول روح ہر جگہ آجا سکتی ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر ۴

مخلوق سے مشکل کشائی

دیوبندیوں کے نزدیک خالق کے بجائے مخلوق بھی مشکل کشائی اور حاجت روائی کرتی ہے ۔ جیسا کہ انکشاف کے دیوبندی مصنف اصلاحات صوفیہ نامی کتاب کے حوالے سے لکھتے ہیں ۔ "یہی لوگ مسند ارشاد کے وارث ہوتے ہیں ان سے مخلوق کی حاجت روائی ہوتی ہے (انکشاف ص ۲۵۰)

اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں ۔

میں قسم کھاتا ہوں کہ آپ کے پاس (مزا شریف پر کوئی شکستہ حال دعا کے لئے عرض کرنے کو نہیں پہنچا مگر یہ کہ اسکی شکستگی کی اصلاح ہو گئی (اس طرح سے کہ حیات برزخیہ کے سبب آپ صلعم نے سن کر دعا کی اور وہ کامیاب ہو گیا)

۲ ۔ اور نہ کسی پناہ لینے والے نے گھبرا کر آپ کے دربار میں پناہ لی مگر یہ کہ امن و امان کے ساتھ واپس ہوا اس حالت سے کہ اس کو (اپنی حاضری پر) شرمندگی نہیں ہوئی (جیسا نا کام ہو جانے میں ہوتی

۳ ۔ اور نہ آپ کے پاس (مزار شریف پر) کوئی فقیر حال امیدوار (دعا کے لئے عرض کرنے کو) حاضر ہوا مگر کہ اس کے نشان قدم ہی سے اس کے لئے نہر (حوائج کی) جاری ہو گئی (اس طرح سے کہ حیات برزخیہ کے سبب آپ نے سن کر دعا فرمائی اور وہ کامیاب ہو گیا)

۴ ۔ اور نہ کسی مغموم نے کسی حادثہ کے وقت آپ کو (مزار پر حاضر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہو کر دعا کے لئے) پکارا مگر آپ کی جانب سے عون اور آسانی نے اسکو جواب دیا (اس طرح سے کہ حیات برزخیہ کے سبب آپ نے سن کر دعا فرمائی اور وہ کامیاب ہو گیا)۔ (نشر الطیب ص ۱۴۲)

دیوبندیوں کے غیر اللہ سے مشکل حل کروانے والے عقیدہ کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل واقعہ پڑھیے

لیجئے دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ مشکل کشائی سنیئے اور دربار خداوندی میں حاجی امداد اللہ صاحب کے پیر کے اثر ورسوخ کی شان ملاحظہ فرمائیے۔

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب محمد مصطفیٰ
تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا
اے شاہ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا
اے شہہ نور محمد وقت ہے امداد کا

یہ حاجی صاحب کو کیسے علم ہو گیا کہ ان کے پیر خاص محبوب خدا ہیں۔ جب کہ اللہ کے رسول فرماتے ہیں۔

لا اعلم ما یفعل اللہ بی ولا بکم (الحدیث)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں نہیں جانتا کہ اللہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کرے گا

اور پھر جس دن یہ حالت ہو گی کہ فرشتے اور جبرئیل صف باندھے کھڑے ہوں گے اور

لایتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا ً (النباء ۳۸)

رب جسے اجازت دے گا وہی کلام کرے گا اور وہ بھی صحیح صحیح۔

اس وقت نور محمد صاحب مدد کریں گے جس کی وجہ سے حاجی صاحب بے خوف ہو رہے ہیں جب کہ اللہ فرماتا ہے

اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا وراوا العذاب وتقطعت بھم الاسباب (البقرہ ۱۶۶)

جب برات کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کی پیروی کی جاتی ہے ان لوگوں سے جو پیروی کرتے ہیں اور وہ عذاب دیکھ لیں گے اور ان کے اسباب منقطع کر دیئے جائیں گے۔

اسی طرح اللہ فرماتا ہے کہ

لقد جئتمونا فرادی کما خلقنکم اول مرة وترکتم ماخولنکم وراء ظھورکم ومانری معکم شفعاءکم الذین زعمتم انھم فیکم شرکوٗا

تم البتہ تحقیق میرے پاس اکیلے آگئے ہو جیسا کہ میں نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا اس کو اپنی پیٹھوں پیچھے چھوڑ آئے۔ اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھتے جن کے بارے میں تمہیں یقین تھا یہ کہ وہ تمہارے بارے میں اللہ کے شریک ہیں۔ (الانعام۔ ۹۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عام انسان تو کجا اللہ پاک فرشتوں کے بارے میں فرماتا ہے

وکم من ملک فی السموت لا تغنی شفا عتھم شیاء الا من بعدان یاذن اللہ لمن شاء ویرضی

اور آسمان میں کتنے فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش ان کو کچھ فائدہ نہیں دے گی مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے جس کے لئے چاہے اور وہ راضی ہو جائے۔

یک جگہ اللہ یوں فرماتا ہے

یومئذ لا تنفع الشفعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا (طہ ۱۰۹)

جس دن کوئی سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر اس کی جسے رحمن اجازت دے اور اس کی بات سے راضی ہو جائے

حاجی صاحب کے پاس اپنے پیر نور محمد صاحب کے بارے میں کیا سند ہے کہ اللہ ان ک اجازت دے گا اور ان سے راضی ہو گا

حاجی صاحب تو یہ کہہ رہے ہیں کہ

اے شہہ نور محمد وقت ہے امداد کا اور اللہ فرماتا ہے

قل ادعو الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا (بنی اسرائیل ۵۶)

اے نبی ان سے کہہ دیجئے جن کو تم اللہ کے علاوہ (کچھ) سمجھتے ہو ان کو پکارو وہ تو تکلیف کو ہٹانے اور دور کرنے کے بھی مالک نہیں ہیں۔

اور حاجی امداد اللہ صاحب کا یہ کہنا ہے

تم مدد گار مدد امداد کو پھر خوف کیا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور اللہ کے رسول فرماتے ہیں

لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء الله (الاعراف: ۱۸۸)

کہ میں اپنی جان کے لئے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے۔

اسی طرح اللہ نے اپنے نبی سے یہ کہلوایا:۔

قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا (الجن: ۲۱)

اے نبی کہہ دیجئے کہ میں تمہارے لئے دکھ سکھ کا مالک نہیں۔

جب اللہ کے رسول نے جنگ احد میں زخمی ہونے کے بعد یہ بددعا دی کہ

کیف یفلح القوم قد شجوا راس نبیھم (الحدیث)

وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا۔

تو اللہ نے یہ آیات اتاریں۔

لیس لک من الامر شیء (آل عمران: ۱۲۸)

اے نبی تقدیر کے معاملے میں تیرا کوئی اختیار نہیں۔

نبی نے اپنے رشتہ داروں کو اکٹھا کر کے کہا تھا:۔

لا اغنی عنکم من الله شیا (الحدیث)

کہ میں اللہ کی پکڑ سے تمہیں بچا سکتا۔

تم عمل کرنا کیونکہ

فامامن ثقلت موزینه فهو فی عیشة راضیة. (القارعة: ٦۔٧)

جس کے عمل بھاری ہوں گے وہ عیش کی زندگی میں ہو گا۔

کسی انسان کے سہارے بے خوف ہو جانا عقلمندی کی دلیل کہاں حاجی صاحب کی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایک ایک بات شرک میں ڈوبی ہوئی ہے لکھتے ہیں۔

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

اور مسلمانوں کا قول کیا ہے۔

حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر

اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے اچھا دوست اور اچھا مددگار ہے۔

اور

من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (الطلاق: ۳)

جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اسے کافی ہے۔

ایک جگہ اللہ فرماتا ہے۔

ومالکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر

اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مدد کرنے والا نہیں۔

ایک جگہ اللہ یوں فرماتا ہے۔

وتوکل علی الحی الذی لا یموت (الفرقان: ۵۸)

اور توکل اس ذات پر کر جس کو موت نہیں آئے گی۔

یعنی آسرا صرف اللہ ہی بن سکتا ہے۔

حاجی صاحب تو التجائیں بھی غیر اللہ سے کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا

اور اللہ فرماتا ہے۔

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء

کون ہے جو بے چین کی پکار کو سنتا ہے جب کہ وہ اسے پکارتا ہے اور اسے تکلیف سے نجات دیتا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مسلمان تو ہر نماز میں یہ وعدہ کرتا ہے۔

ایاک نستعین (الفاتحہ : ۵)

اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

التجا صرف اللہ ہی سے کی جاتی ہے۔ اللہ غیر سے التجا کرنے سے منع کرتا ہے

جیسا کہ فرمایا:

ولا تدع من دون اللہ مالا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین (یونس : ۱۰۶)

اللہ کے علاوہ ان کو نہ پکارو جو نہ تجھے نفع دے سکیں اور نہ نقصان اگر تو نے یہ کیا تو ظالموں میں سے ہو گا۔

اور یہاں التجائیں ہی غیر اللہ سے۔ حالانکہ ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔

واعتزلکم وماتدعون من دون اللہ وادعو ربی۔

میں تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو دور ہوتا ہوں اور اپنے رب کو پکارتا ہوں۔

اسی طرح جب زکریا علیہ السلام نے اولاد مانگی تو اپنے رب کے سامنے یوں التجائیں کیں۔

قال رب انی وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا ولم اکن بدعائک رب شقیا (مریم : 4)

اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور بڑھاپے سے میرا سر سفید ہو گیا اور میں اے رب نا امید بھی نہیں۔

IRC

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سوال والتجارب سے کرنی چاہیے جیسا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں

سلوا اللہ من فضلہ فان اللہ یحب ان یسال (ترمذی)

اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ سوال کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔

اسی طرح نبی نے اپنے چچازاد بھائی سے کہا تھا۔

اذا اسالت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ (ترمذی)

جب تو سوال کرے تو اللہ سے مانگ

اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔

سلوا اللہ کل شی حتی الشسع اذا انقطع (ابو یعلی)

ہر چیز اللہ سے مانگو یہاں تک کہ تسمہ بھی جب وہ ٹوٹ جائے۔

کیا اب بھی آپ اس عقیدے کو درست مانیں گے کہ۔

تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا

حالانکہ ابن کثیر فرماتے ہیں:۔

الاستعاذہ ھی الالتجاء الی اللہ (تیسیر العزیز الحمید ۱۶۸)

استعاذہ دراصل اللہ سے التجا ہے۔

اور شیخ الاسلام فرماتے ہیں:۔

وقد نص الائمۃ کاحمد وغیرہ علی انہ لا یحرز الاستعاذۃ بمخلوق۔ (تیسیر العزیز الحمید ۱۶۸)

امام احمد اور دوسرے آئمہ کے نزدیک مخلوق سے التجا کرنا جائز نہیں

مسلمانوں کے لئے کیا حکم ہے۔

ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ۔ (الاعراف: ۵۵)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گڑگڑا کر اور آہستہ اپنے رب کو پکارو اور یہ کہنا بھی بڑی جسارت ہے

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا
اے شہہ نور محمد وقت ہے امداد کا

جس دن کے بارے میں اللہ یوں فرماتا ہے:

افمن حق علیه کلمة العذاب افانت تنقذ من فی النار۔ (الزمر: ۱۹)

کیا پس جس پر اللہ کا عذاب ثابت ہو گیا پس تو ان کو جو آگ میں ہیں نکال سکتا ہے۔

وہاں نور محمد صاحب کیا کر سکتے ہیں اور حاجی صاحب کا نور محمد سے امداد طلب کرنا صریح شرک ہے کیونکہ بغیر اسباب کے مدد

وما النصر الا من عندالله۔ (انفال ۱۰)

اللہ ہی کی طرف سے آسکتی ہے۔

اور استغاثہ صرف اللہ ہی سے کیا جا سکتا ہے کیونکہ استغاثہ ھی طلب

الغوث هوازالة الشدة کالاستنصار طلب النصر والاستعانة طلب العون ... الا ستغاثة هی الا ستعانة (تیسیر العزیز الحمید ۱۸۰)

استعانہ اور استغاثہ مدد طلب کرنا اور مشکل حل کروانا ہے دونوں ہم معنی ہیں اور مسلمان مدد اللہ ہی سے طلب کرتے ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے۔

اذتستغیثون ربکم فاستجاب لکم۔ (انفال: ۹)

جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے اللہ نے قبول کیا

اب مدد کے معاملے میں پیر کو رب کا شریک کرنا کیا شرک نہیں ؟

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جب پیر صاحب حاجی امداد اللہ صاحب خود غیر اللہ سے فریادیں کر رہے ہیں تو مرید بیچارہ کیا کرے فرماتے ہیں:

یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے
اے حبیب کبریا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(نالہ امداد غریب ۲۲)

مولانا قاسم نانوتوی فرماتے ہیں۔

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی ۶)

حالانکہ ہر نبی نے مدد کیلئے التجا مخلوق کی بجائے رب سے کی ہیں جیسا کہ یونس علیہ السلام کے بارے آتا ہے کہ جب یونس علیہ السلام بھی مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیئے گئے تو انہوں نے بھی غیر اللہ کی بجائے اللہ سے التجائیں کیں جیسا کہ قرآن میں ہے۔

فنادیٰ فی الظلمت انہ لا الہ الا انت سبحانک

یونس علیہ السلام نے اندھیروں میں پکارا یہ کہ تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تو پاک ہے

مخلوق سے التجائیں اس لئے نہیں کی جا سکتیں کہ وہ تو مجبور انسان ہیں۔ مختار کل تو اللہ ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے

ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم.

(الاعراف: ۱۹۴)

جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ تمہاری طرح انسان تھے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس سے بڑی بیوقوفی اور کیا ہو سکتی ہے اور ایسے انسان سے کچھ مانگا جائے التجائیں کی جائیں دنیا میں اسے سہارا بنایا جائے جن کی ملکیت میں کچھ نہیں جیسا کہ اللہ فرماتا ہے۔

قل ادعوا الذین زعمتم من دون الله لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموت ولا فی الارض۔ (سبا: ۲۲)

اے نبی ان سے کہہ دیجئے جن کو تم اللہ کے علاوہ سمجھتے ہو ان کو پکارو، وہ زمین اور آسمان میں ایک ذرے کے بھی مالک نہیں ہیں

فریاد کے لائق اللہ ہی ہے جیسا کہ میں آتا ہے۔

انه کان فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم منافق یوذی المومنین فقال بعضهم قوموا بنانستغیث برسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا المنافق فقال النبی صلی الله علیه وسلم انه لایستغاث بی وانما یستغاث بالله۔ (طبرانی -- مسند احمد ج ۵ ص ۳۱۷)

نبی کے زمانے میں ایک منافق مسلمانوں کو ایذا دیا کرتا تھا بعض لوگوں نے کہا چلو اس منافق کے بارے میں رسول اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں تو نبی صلعم نے فرمایا مجھ سے مدد نہیں مانگی جاتی بلکہ اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے۔

یعنی ظاہری اسباب نہ ہونے کی وجہ سے مدد اللہ سے ہی طلب کی جاتی ہے اسی طرح آپ دعا کرتے ہیں۔

اللهم اغثنا، اللهم اغثنا، اللهم اغثنا۔ (بخاری)

اللہ ہماری مدد فرما۔

جنگ بدر کے موقع پر نبی صلعم یوں دعائیں کرتے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اللهم انک ان تھلک ھذہ العصابة من اھل اسلام فلا تعبد فی الارض ابدا قال فما زال یستغیث ربھا عزوجل ویدعو۔

(مسند احمد ۱/ ۳۰)

اے اللہ اگر تو نے مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین پر کبھی بھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

نبی اپنے رب سے ایسے ہی دعا مانگتے اور اسے پکارتے رہے۔اسی طرح آپ نے دجال کے فتنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ان معه جنة ونار فنارہ جنة وجنته نار فمن ابتلی بنارہ فلیستغث بالله ولیقراء فواتح الکھف فتکون علیه بردا وسلاما کما کانت النار علی ابراھیم۔ (ابن ماجہ ص ۳۰۷)

اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہو گی اس کی دوزخ دراصل جنت اور جنت دوزخ ہو گی۔ پس جو کوئی اس کی آگ سے آزمایا جائے وہ اللہ سے مدد مانگے اور سورۃ کہف کی شروع کی آیات تلاوت کرے تو وہ آگ اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی جیسے ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔

ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا و آخرت میں التجائیں صرف اللہ تعالی سے کرنی چاہئیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اللهم انک ان تهلک هذہ العصابة من اهل اسلام فلا تعبد فی الارض ابدا قال فما زال یستغیث ربها عزوجل ویدعو۔

(مسند احمد ۱/ ۳۰)

اے اللہ اگر تو نے مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین پر کبھی بھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔
نبی اپنے رب سے ایسے ہی دعا مانگتے اور اسے پکارتے رہے۔اسی طرح آپ نے دجال کے فتنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ان معه جنة ونار فنارہ جنة وجنته نار فمن ابتلی بنارہ فلیستغث بالله ولیقراء فواتح الکهف فتکون علیه بردا وسلاما کما کانت النار علی ابراهیم۔ (ابن ماجہ ص ۳۰۷)

اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہو گی اس کی دوزخ دراصل جنت اور جنت دوزخ ہو گی۔ پس جو کوئی اس کی آگ سے آزمایا جائے وہ اللہ سے مدد مانگے اور سورۃ کہف کی شروع کی آیات تلاوت کرے تو وہ آگ اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی جیسے ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔

ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا و آخرت میں التجائیں صرف اللہ تعالی سے کرنی چاہئیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۵

قبروں سے استفادہ

خلیل احمد سہارنپوری صاحب لکھتے ہیں۔

"مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بے شک صحیح ہے۔ (المہند علی المفند ص ۳۹)

اس عقیدے کو واضح کرنے کے لئے مندرجہ ذیل واقعہ پڑھیے جسے ارواح ثلاثہ کے مصنف ذکر کرتے ہیں

"مولوی معین الدین صاحب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ وہ حضرت مولانا کی ایک کرامت (جو بعد وفات واقع ہوئی) بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑے بخار کی بہت کثرت ہوئی سو جو شخص مولانا کی قبر سے مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے بھی آرام ہو جاتا بس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی قبر پر مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم۔ کئی مرتبہ ڈال چکا پریشان ہو کر ایک دفعہ مولانا کی قبر پر جا کر کہا (یہ صاحبزادے بہت تیز مزاج تھے) آپ کی تو کرامت ہو گی اور ہماری مصیبت بلائی۔ یاد رکھو اگر اب کے کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے۔ ایسے ہی پڑے رہو گے لوگ جوتا پہنے تمہارے اوپر ایسے ہی چلیں گے۔ بس اسی دن سے کسی کو آرام نہ ہوا جیسے شہرت آرام کی ہوئی تھی ویسے ہی یہ شہرت ہو گئی کہ اب آرام نہیں ہوتا پھر لوگوں نے مٹی لے جانا بند کر دیا۔ (ارواح ثلاثہ ص ۳۳۹)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر ۶

عقیدہ علم غیب

زلزلہ در زلزلہ کے دیوبندی مصنف نجم الدین صاحب لکھتے ہیں۔

"علمائے دیوبند ہرگز یہ نہیں کہتے کہ اللہ کے علاوہ غیب کی کوئی بات کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ (زلزلہ در زلزلہ ص ۱۰۱)

ایک جگہ نجم الدین صاحب یوں فرماتے ہیں۔

"علمائے دیوبند اس بات کے بھی قائل ہیں کہ بعض علوم غیبیہ انبیاء اولیاء اصفیاء کو تو چھوڑیئے معمولی لوگوں کو بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ (زلزلہ در زلزلہ ص ۹۸)

ایک جگہ یوں کہتے ہیں

"ہر دور میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جنہیں پروردگار عالم نے نوازہ اور بہت سے خفی باتیں بتائیں"۔ (زلزلہ در زلزلہ ۱۱۴)

انکشاف کے دیوبندی مصنف لکھتے ہیں

"رہا اولیاء اللہ کا احیاناً عالم برزخ میں دنیا کے احوال کا علم ہو جانا تو ایسے علم کو علم غیب سے تعبیر کرنے والا سخت نادان اور جہالت میں مبتلا ہے۔ (انکشاف ص ۹۳)

دیوبندی مولوی محمد یسین صاحب لکھتے ہیں۔

"شیخ ہر چہ گوید دیدہ گوید" (تذکرۃ الرشید ۲ / ۱۲۲)

شیخ جو بات کہتا ہے دیکھ کر کہتا ہے

دیوبندیوں کے امام حاجی امداد اللہ صاحب لکھتے ہیں،

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اور اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں ۔ دریافت و ادراک و غیبات کا ان کو علم ہوتا ہے ۔ (شمائم امدادیہ ص ۶۱)

مولوی انوار الحسن ہاشمی مبلغ دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں

بعض کامل الایمان بزرگوں کو جن کی عمر کا بیشتر حصہ تزکیہ نفس اور روحانی تربیت میں گزرتا ہے باطنی اور روحانی حیثیت سے ان کو منجانب اللہ ایسا ملکہ راسخہ حاصل ہو جاتا ہے کہ خواب اور بیداری میں ان پر وہ امور خود بخود منکشف ہو جاتے ہیں جو دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں ۔ (مبشرات دار العلوم ص ۱۲)

حالانکہ اللہ فرماتا ہے ۔

۱ ۔ قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ (الایۃ

اے نبی کہہ دیجیئے کہ زمین اور آسمان میں رہنے والوں میں سے غیب سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا ۔

(۲) فقل انما الغیب للہ (یونس ۲۰)

اے نبی آپ کہہ دیں کہ غیب اللہ ہی کے لئے ہیں ۔ اللہ اپنے نبی سے یہ بات کہلواتا ہے

(۳) قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب (الانعام ۵۰)

اے نبی کہہ دیجئے کہ میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جاننے والا ہوں

(4) ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء (الایۃ)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور اگر من غیب جانتا تو میں بھلائیوں میں سبقت لے جاتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی۔

(۵) ان اللہ علم غیب السموت والارض (فاطر ۳۸)

بے شک اللہ ہی زمین و آسمان کا غیب جاننے والا ہے

حسین احمد مدنی کے بارے میں مصنف انفاس قدسیہ لکھتا ہے کہ

"رمضان المبارک کے موقع پر بارہا ایسا ہوا ہے کہ جس دن آپ سورۃ "انا انزلنا" وتروں میں تلاوت کرتے اس دن شب قدر ہوتی اور عید کی چاندرات کے بارے میں بھی بارہا تجربہ کیا کہ جس دن چاندرات ہوتی تھی حضرت اسی دن صبح سے عید کا انتظام کرتے تھے اور ایک دن پیشتر قرآن شریف ختم کر دیتے تھے چاہے ۲۹ تاریخ ہی کیوں نہ ہو حضرت کے اس طریقے کی بناء پر حضرت کا ہر خانقاہی بتا سکتا تھا کہ آج چاندرات ہے۔ (انفاس قدسیہ ص ۱۸۵)

مولوی عبدالقادر دیوبندی کے بارے میں ارواح ثلاثہ کے مصنف لکھتے ہیں

"اگر عید کا چاند تیس کا ہونے والا ہوتا تو اول تراویح میں ایک سپارہ پڑھتے او اگر انتیس کا چاند ہونے والا ہوتا تو اول روز دو سپارے پڑھتے چونکہ اس کا تجربہ ہو چکا تھا۔ اس لئے شاہ عبدالعزیز صاحب اول روز آدمی کو بھیجتے تھے کہ دیکھ آؤ۔ میاں عبدالقادر نے آج دو پڑھے ہیں تو شاہ صاحب فرماتے کہ عید کا چاند تو انتیس ہی کا ہو گا۔ دیوبندی مولوی محمود حسن صاحب کا اس واقعہ پر افسانہ سنیے

"یہ بات دہلی میں اس قدر مشہور ہو گئی کہ بازار و اہل پیشہ کے کاروبار اسی پر مبنی ہو گئے"۔ (ارواح ثلاثہ ص ۵۸)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ارواح ثلاثہ کے مصنف فرماتے ہیں۔

"ایک مرتبہ حکیم خادم علی صاحب اپنی مسجد میں تشریف رکھتے تھے رمضان کا زمانہ اور افطار کا وقت تھا آپ نے روزہ افطار فرما لیا۔ چند رافضی آئے اور آکر کہا قسم ہے امام حسین کی، اس وقت غروب آفتاب نہیں ہوا تھا۔ حکیم صاحب نے فرمایا تم غلط کہتے ہو۔ آفتاب غروب ہو چکا تھا انہوں نے اصرار کیا اور کہا کہ آفتاب ہر گز غروب نہیں ہوا تھا اس پر حکیم صاحب نے فرمایا کہ ہمارے قلوب میں دین و ایمان ہے ہماری شہادت قلوب غلط نہیں ہے۔ آفتاب غروب ہو چکا ہے۔ اگر تمہیں اس میں کچھ تردد ہو تو کل مجھے ایک کوٹھری میں بند کر دینا اور تم لوگ آفتاب کو دیکھتے رہنا جس وقت غروب آفتاب ہو گا میں تمھیں اطلاع کر دوں گا اس وقت تمھیں تصدیق ہو جائے گی۔ انہوں نے اس دعوے کو عجیب سمجھ کر کہا بہت اچھا۔ اگلے روز غروب آفتاب سے پہلے حکیم کو ایک کوٹھری میں بند کر دیا گیا اور خود چھت پر چڑھ کر آفتاب کو دیکھنے لگے۔ جب آفتاب غروب ہوا حکیم صاحب نے فوراً اندر سے اطلاع کی کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے۔ اس وقت ان کو ان کے دعویٰ کی تصدیق ہو گئی۔ (ارواح ص ۱۷۹)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۷

پیدائش مولود

اللہ تعالیٰ کا یہ دعویٰ ہے کہ

"اللہ یعلم ما تحمل کل انثیٰ (الرعد ۸) ویعلم ما فی الارحام (لقمان 34) وما تحمل من انثیٰ ولا تضع الا بعلمہ (الایۃ)

اللہ جانتا ہے کہ ہر مادہ نے کیا اٹھایا ہوا ہے اور وہ جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور مادہ جو اٹھاتی ہے یا جنتی ہے مگر اللہ کے علم میں ہے

لیکن دیوبندی علماء کا اس کے بارے میں کیا عقیدہ ہے ملاحظ فرمائیے۔ ارواح ثلاثہ کے مصنف لکھتے ہیں۔

شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی کے ایک مرید تھے جن کا نام عبداللہ خان تھا اور قوم کے راجپوت تھے اور یہ حضرت کے خاص مریدوں میں تھے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر حمل ہوتا اور تعویذ لینے کے لیے آتا تو آپ فرمادیا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکا ہوگا یا لڑکی۔ اور جو آپ بتلادیتے تھے وہی ہوتا تھا۔ (ارواح ثلاثہ ۱۸۵)

اور جب ایک بریلوی نے اعتراض کیا کہ تم تو اپنے علماء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہو تو نجم الدین دیوبندی فرماتے ہیں۔

علماء دیوبند کب یہ کہتے ہیں کہ بزرگان دین کے لئے حجابات نہیں اٹھائے جاتے۔ (زلزلہ در زلزلہ ص ۹۲)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسی طرح اسی قسم کے ایک اور واقعے پر اعتراض کا یوں جواب دیتے ہیں ۔
" اگر کچھ دنوں پہلے (حالانکہ وہاں چند سالوں کا ذکر ہے) مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی کے والد کے پیر قاضی عبدالغنی صاحب کو بذریعہ الہام معلوم ہو گیا کہ بچہ پیدا ہو گا ۔ تو کون سی عجیب بات ہے ۔ (زلزلہ در زلزلہ ص ۱۱۰)

ارواح ثلاثہ کے مصنف لکھتے ہیں

مولانا حبیب الرحمن صاحب نے فرمایا ۔ راؤ عبدالرحمن خان صاحب پنجلاسہ (پنجاب) میں حضرت شاہصاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور بڑے زبردست صاحب کشف حالات تھے ۔ کشف کی یہ حالت تھی کہ کوئی لڑکا یا لڑکی کے لئے تعویذ مانگتا ، بے تکلف فرماتے جا تیرے لڑکا ہو گا یا لڑکی ہو گی ۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے آپ بتاتے ہیں فرمایا کہ کیا کروں بے محابا مولود کی صورت سامنے آجاتی ہے ۔ (ارواح ثلاثہ ۱۷۲)

IRC

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۸

مرنے کا علم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما تدری نفس بای ارض تموت (لقمان ۳۴)

کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا۔

ذرا دیوبندیوں کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے۔ارواح ثلاثہ کے مصنف لکھتے ہیں۔

مولانا مظفر حسین ۲۳ جمادی الثانی روز شنبہ ۱۲۸۲ھ کو بیت اللہ روانہ ہوئے ابھی مکہ مکرمہ پہنچنے نہ پائے تھے کہ اسہال کا مرض لاحق ہو گیا مکہ مکرمہ میں ایک دن حاجی امداد اللہ سے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مدینہ منورہ میں موت آئے مگر بظاہر اب میری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔آپ مراقبہ کیجئے انہوں نے مراقبہ کیا اور فرمایا کہ نہیں آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں گے۔ کچھ روز کے بعد آپ اچھے ہو گئے اور اگلے ہی روز مدینہ منورہ کو روانہ ہو گئے مدینہ منورہ پہنچنے میں ایک منزل باقی تھی کہ آپ پھر بیمار ہو گئے اور ۱۰ محرم ۱۲۸۳ھ کو انتقال فرمایا اور نزدیک قبر حضرت عثمان مدفون ہوئے۔
(ارواح ثلاثہ ۲۲۲)

صرف مرنے کی سرزمین کا ہی نہیں وقت کا بھی علم ہو گیا۔(مولوی ریاض احمد فیض آبادی صدر جمعیۃ علمائے میوات، حسین احمد مدنی صاحب سے اپنی آخری ملاقات کا ذکر کرتے ہیں)۔انہوں نے کہا حضرت انشاء اللہ اختتام سال پر ضرور حاضر ہوں گا فرمایا

کہہ دو ملاقات نہیں ہو گی اب تو میدان آخرت میں ہی انشااللہ ملو گے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مجمع میرے قریب جو تھا احقر کی معیت میں آبدیدہ ہو گیا۔ (شیخ الاسلام نمبر ص ۱۵۶)

حضرت کی اپنی موت کا یقینی علم اور مجمع کو حضرت کو بات کا پختہ یقین۔ دونوں توحید کے منافی ہیں۔

جب بعض حضرات نے اس عقیدے پر گرفت کی کہ یہ تو شرکیہ عقیدہ ہے تو اس کا جواب یوں دیا۔ اگر بقول مولانا ارشد القادری اسے تسلیم کا بھی درجہ دے دیں کہ حضرت مدنی کو اپنی وفات سے پہلے ہی اسکا علم ہو گیا تھا تو سوال یہ ہے کہ بزرگان دین کا ذکاء و فراست سے ان چیزوں کو بعید از عقل کیوں سمجھا جاتا ہے۔

(انکشاف ۲۳۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۹

بارش کب ہوگی

رانی ساگری صاحب کی صاحبزادی ثامنہ خاتون کی یادداشت سے نقیب کے اسی مصلح امت نمبر میں یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے موصوفہ بیان کرتی ہیں کہ

جب ہمارا گھر بننے لگا تو والد قبلہ صاحب کی ہدایت کے مطابق سب سے پہلے پائخانہ میں ہاتھ لگا۔ وہ زمانہ برسات کا تھا۔ لیکن بارش نہیں ہو رہی تھی۔ دھان کی روپنی ہو چکی تھی۔ کسان سخت پریشان تھے۔ میں نے والد صاحب سے درخواست کی کہ بارش کیلئے دعا فرمائیے فرمایا بارش کیسے ہوگی۔ اپنا پائخانہ جو بن رہا ہے خراب ہو جائیگا۔ میں نے پوچھا کب تک پائخانہ بن جائے گا بولے۔ دیوار مکمل ہو گئی ہے۔ رات کو چھت کی ڈھلائی ہو جائیگی۔ میں خاموش ہو گئی۔ دو دن بعد خوب زوردار بارش شروع ہو گئی۔ والد صاحب گھر پر ہی تھے۔ میں نے پوچھا۔ بارش ہونے لگی۔ اب تو پائخانے میں نقصان ہوگا۔ فرمانے لگے نہیں بیٹیا۔ اب فائدہ ہوگا۔ میں نے پھر پوچھا۔ تو کیا پائخانے ہی کے لئے بارش رکی ہوئی تھی۔ والد صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ صرف مسکراتے رہے۔ اس وقت والد صاحب تندرست تھے۔ (نقیب کا مصلح امت نمبر ص ۴)

سوچیئے کیا کاروبار ہستی میں ان کی ذاتی خواہش اتنی دخیل اور باثر تھی کہ اگر زمین کا سینہ تپتا رہا۔ فصل جلتی رہی اور کاشتکار کی آہیں باب رحمت پر سر پٹختی رہیں۔ لیکن جب تک ان کا پائخانہ تیار نہیں ہو گیا بارش کو چار و ناچار رکنا پڑا "بارش کیسے ہو گی" کا فقرہ بھی واضح طور پر اس رخ کو متعین کرتا ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر ۔ ۱۰

علیم بذات الصدور

علیم بذات الصدور اور اللہ کی صفت ہے ۔ اس میں نہ فرشتے شریک ہیں نہ جن وانس مگر انکشاف کے دیوبندی مصنف کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں ۔ لکھتے ہیں ۔

اب ذرا دلوں کے خطرات کو بذریعہ کرامت معلوم کرنے کا فیصلہ خود صاحب فتوحات مکیہ سلطان الاولیا ۔ محی الدین ابن عربی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں ۔ موصوف کرامت کی تقسیم کرتے ہوئے رقمراز ہیں ۔ کرامت کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک حسی اور دوسری معنوی عوام الناس صرف کرامت حسیہ سے ہی واقف ہیں ۔ جیسے دلوں کی بات معلوم کرنا ، مغیبات باقیہ کی خبر دینا ، موجودہ غیب کی خبر اور آنے والی غیبی باتوں سے مطلع کرنا ۔ اب قارئین بنظر انصاف بغیر کسی پاسداری کے غور کریں کہ کیا یہ خلاف شروع ہیں جواب میں نفی یا اثبات جو بھی پہلو اختیار کریں ۔ علامہ ابن عربی شیخ الاسلام صاحب فتوحات مکیہ کا ضرور خیال کریں ۔ (انکشاف ص ۱۶۳)

ہنو وہنود سے بدتر عقیدہ رکھنے والے ابن عربی کے عقیدے کو اپنا کر توحید کا کیسے برقرار رہ سکتا ہے ۔ ابن عربی سے اتنی محبت ہے کہ وحدت الوجود کا عقیدہ تسلیم کیا اور علم غیب کا بھی

گنگوھی کے شاگرد مولوی ولی محمد اپنے استاد کے بارے میں فرماتے ہیں ۔

حضرت کے سامنے مجھے جاتے ہوئے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے کیونکہ قلب کے وساس (وسوسے) اختیار میں نہیں اور حضرت ان پر مطلع ہو جاتے ہیں ۔ (تذکرہ الرشید ۲ / ۲۲۷)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گنگوہی صاحب کے مرید مولوی نظر محمد صاحب فرماتے ہیں کہ

"میری اہلیہ جس وقت آپ (گنگوہی صاحب) سے بیعت ہوئیں تو چونکہ مجھے طبعی طور پر غیرت زیادہ تھی اس لیے عورت کا باہر آنا یا کسی اجنبی کو آواز سنانا بھی گوارہ نہ تھا اس وقت بھی یہ وسوسہ ذہن میں آیا کہ حضرت میری اہلیہ کی آواز سنیں گے۔ مگر یہ حضرت کی کرامت تھی کہ کشف سے میرے دل کا وسوسہ دریافت کر لیا۔ اور یوں فرمایا اچھا مکان کے اندر بٹھلا کر کواڑ بند کر دو۔ (تذکرہ الرشید ۲/۵۹)

دیوبندی امام اشرف علی تھانوی کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں لکھتے ہیں۔

کہ مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری کا قلب بڑا ہی نورانی تھا میں ان کے پاس بیٹھنے سے ڈرتا تھا کہ کہیں میرے عیوب منکشف نہ ہو جائیں۔ (ارواح ثلاثہ ۴۲۲)

مدرسہ دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانانوی فرماتے ہیں

مولوی محمد یعقوب صاحب دہلوی قلب کے اندر کے جو نہایت باریک چور ہوتے ہیں ان سے خوب واقف ہیں (ارواح ثلاثہ ص ۱۴۰)

دل کے چور اور وسوسوں کے بارے میں یہ کیسے دعویٰ کر سکتے ہیں جبکہ اللہ اپنے ایک بندے کے گناہ کے بارے میں کہے گا۔ **ستر تھا علیک فی الدنیا وانا اغفر ھالک الیوم** (**متفق علیہ**) میں نے دنیا میں تیری ستر پوشی کی اور آج اسے معاف کرتا ہوں۔ سینوں کے بھید سے صرف اللہ ہی واقف ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے **قل ان تخفوا ما فی صدور کم اوتبدوہ یعلمہ اللہ** (آل عمران ۲۹) اے نبی کہہ دیجئے کہ اگر تم سینوں کی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسے جانتا ہے واللہ یعلم ما تسرون وما تعلنون (الایة) اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو۔

وربک یعلم ماتکن صدورھم وما یعلنون (قصص ۶۹) ونعلم ماتوسوس بہ نفسہ (ق ٦٩) ربکم اعلم بما فی نفوسکم (الایة)

اور تیرا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینوں میں ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ دل میں کیا وسوسے آتے ہیں ۔ اور تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے ۔ کشف نبی کا معجزہ ہے جیسے اللہ نے مکہ اور مدینہ میں بیت المقدس اور جنگ موتہ کا نقشہ سامنے کر دیا جو دائمی نہیں ۔ اسی وجہ سے اونٹ کے نیچے حضرت عائشہ کا ہار آپکو نہ مل سکا۔

انکشاف کے دیوبندی مصنف پوشیدہ باتوں کو معلوم کرنے کی یوں تشریح کرتے ہیں

پوشیدہ باتوں کو معلوم کرنا کشف ہے ۔ اسکی دو قسم ہیں ۔ کشف صغریٰ اور کشف کبریٰ ۔ کشف صغریٰ کو کشف کونی بھی کہتے ہیں ۔ یعنی سالک اپنی قلبی توجہ سے زمین وآسمان ملائکہ ارواح اہل قبور عرش کرسی لوح محفوظ العرض دونوں جہانوں کا حال معلوم کر لے اور مشاہدہ کرے ۔ کشف کبریٰ کو کشف الہیٰ بھی کہتے ہیں یعنی ذات حق سبحانہ کا مشاہدہ اور معائنہ ہو جانا ۔ آپ خود فیصلہ کیجئے کہ اکابر دیوبند بلکہ تمام اولیاء اللہ کشف کبریٰ کو ہی دراصل حصول مقصد سمجھتے ہیں ۔ اور کشف صغریٰ کو صرف مفید قرار دیتے ہیں ۔ (انکشاف ص ۳۶)

ایک جگہ انکشاف کے دیوبندی مصنف یوں رقمطراز ہیں ۔

"اب مخفی امور پر مطلع ہونے سے متعلق کسی کا کوئی اخفاء باقی نہیں رہا ۔ (انکشاف ۱۷۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۱۱

حیات النبی

قاضی مظہر حسین دیوبندی لکھتے ہیں۔

حضرت انبیاء علیھم السلام اپنی اپنی قبر میں خود اپنی حیات کو محسوس کرتے ہیں اور حاضر ہونے والوں کا سلام سنتے ہیں ان کے سماع میں قبر مبارک کی مٹی اور دیواریں حائل نہیں ہو سکتیں۔ اور اس عقیدہ سماع انبیاء کرام علیھم السلام پر امت کا اجماع ہے۔ (المھند علی المفندص ۱۴۸)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری فرماتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہیں لہذا پست آواز سے سلام کرنا چاہیئے مسجد نبوی کی حد میں کتنی ہی پست آواز سے سلام عرض کیا جائے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں۔ (تذکرۃ الخلیل ۲۰۴)

اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

سلام سننا نزدیک سے خود اور دور سے بذریعہ ملائکہ اور سلام کا جواب دینا یہ تو دائم ثابت ہے۔ (نشرالطیب ۱۴۲)

علامہ انور شاہ کاشمیری صاحب فرماتے ہیں

نبی زندہ ہیں اور

ان کثیرا من الاعمال قد ثبت فی القبور کالا ذان والاقامة عند الدارمی و قراۃ القرآن

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عندالترمذی۔ (فیض الباری ۱/ ۱۸۳)

بے شک قبر میں بہت سے اعمال مثلاً آذان اور اقامت دارمی اور قرآن پڑھنا ترمذی میں ثابت ہے

مولانا احمد حسین بیان کرتے ہیں

مدینہ منورہ میں قبلہ دکھن جانب ہے۔ قبہ خضراء پورب کے گوشہ میں واقع ہے پچھم جانب باب الرحمۃ کے متصل دالان میں حضرت درس دے رہے تھے قبہ خضراء کی جالیاں سامنے تھیں تلامذہ میں سے ایک صاحب کو حیات النبی کے متعلق کافی شکوک و شبہات تھے دوران درس میں انہوں نے ایک بار جو نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے نہ قبہ خضراء تھا اور نہ جیالیاں بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما تھے۔ انہوں نے کچھ کہنا چاہا (شاید دوسرے طلباء کو متوجہ کرنا ہو) حضرت نے اشارے سے منع فرمایا۔ اب جو دیکھتے ہی تو وہی سابقہ حالت پر سب چیزیں تھیں (شیخ الاسلام نمبر ص ۷۷)

حیات النبی کے ساتھ ساتھ شہید کی دنیاوی زندگی کے بھی قائل ہیں۔ اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

ایک صاحب کشف حضرت حافظ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے بعد فاتحہ کہنے لگے۔ بھائی یہ کون بزرگ ہیں بڑے دل لگی باز ہیں۔ جب میں فاتحہ پڑھنے لگا تو مجھ سے فرمانے لگے۔ کہ جاؤ کسی مردہ پر پڑھو۔ یہاں زندہ پر پڑھنے آئے ہو۔ یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے بتلایا کہ یہ شہید ہیں۔ (ارواح ثلاثہ ۲۲۳)

مردے کو کیسے علم ہو گیا کہ کوئی قبر پر آیا ہے جبکہ قرآن کہتا ہے۔

اموات غیر احیاء ومایشعرون ایان یبعثون مردہ ہیں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

زندہ نہیں اور ان کو تو اپنے اٹھائے جانے کا بھی علم نہیں اور پھر صاحب کشف نے مردے کی گفتگو منوں مٹی کے نیچے سے کیسے سن لی۔

نبی پر اعمال امت پیش ہونا۔

اشرف علی تھانوی صاحب سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی امت کے اعمال صبح و شام پیش نہ کئے جاتے ہوں۔ (نشر الطیب ص ۱۴۰)

ایک جگہ ضعیف حدیث پیش کر کے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ پس آپ کا زندہ رہنا بھی قبر شریف میں ثابت ہوا۔ (نشر الطیب ۱۴۱)

ایک جگہ یہ موضوع حدیث پیش کرتے ہیں کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے۔ اس کو میں خود سن لیتا ہوں اور جو شخص دور سے درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچایا جاتا ہے۔ (نشر الطیب ص ۱۴۱)

اشرف علی تھانوی صاحب نبی صلعم کی روح کے لوٹانے والی حدیث پیش کر کے کہتے ہیں

> "اس سے حیات میں شبہ نہ کیا جائے۔ روح کے لوٹنے کا معنی روح کا متوجہ کرنا ہے۔ (نشر الطیب ۱۴۱)

پھر فرماتے ہیں۔

> بزرخ میں آپ کے یہ مشاغل ثابت ہوتے ہیں۔ اعمال امت کا ملاحظہ فرمانا۔ نماز پڑھنا۔ غذا مناسب اس عالم کے نوش فرمانا۔ سلام کا سننا نزدیک سے خود اور دور سے بذریعہ ملائکہ۔ (نشر الطیب ۱۴۲)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۱۲

کشف قبور

دیوبندی عالم مولانا اللہ یار حسین احمد مدنی دیوبندی کے بارے میں لکھتے ہیں۔

کشف قلوب اور کشف قبور دونوں میں حضرت کو حق تعالیٰ نے ایک وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ (عقائد و کمالات علمائے دیوبند ص ۶۹)

زلزلہ در زلزلہ کے دیوبندی مصنف لکھتے ہیں۔ " علمائے دیوبند یہ کب کہتے ہیں کہ بزرگان دین کیلئے حجابات نہیں اٹھائے جاتے (زلزلہ در زلزلہ ص ۹۲)

انکشاف کے دیوبندی مصنف لکھتے ہیں۔ یہ حضر[illegible]پنے قلوب کے تصفیے کی وجہ سے انوار و تجلیات اور عالم مثا[illegible] بے حجاب مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کیا کرتے ہیں۔ (انکشاف ۲۴)

مندرجہ ذیل واقعہ اس عقیدے کو اور واضع کرتا ہے۔

" ایام تحریک خلافت ایک بزرگ نقشبندی دیوبند آئے۔ مولانا نانوتوی کا وصال ہو چکا تھا۔ حضرت نانوتوی کے مزار پر حاضر ہو کر مراقب ہوئے۔ دیر تک مراقبے میں رہے بعد میں فرمایا میں نے مراقبہ میں حضرت نانوتوی سے خلافت کی تحریک میں حکام کی سختیوں کا تذکرہ کیا تو حضرت نے مولانا محمود الحسن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ مولوی محمود حسن عرش خداوندی کو پکڑ کر اصرار کر رہے ہیں کہ انگریز کو جلد ہندوستان سے نکال دیا جائے۔ (نقش حیات ۲۷۳)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مولانا اللہ یار صاحب پھر یہ تبصرہ کرتے ہیں۔

یہ مولانا مدنی کا بیان ہے اس سے کئی امور ثابت ہوئے مثلاً روح سے کلام؛ کشف قبور؛ روح کا قبر میں ہونا؛ روح کو دنیا کے حالات معلوم ہونا؛ برزخ میں دنیا والوں کے لئے دعا یا بددعا کرنا؛ روح سے فیض حاصل ہونا

(عقائد و کمالات دیوبند ص ۵۹

IRC

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۱۳

کشف قلوب

مولوی اخلاق حسین قاسمی ایک واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حاجی صاحب کے دل میں جو خیال گزرا حضرت مدنی کی قوت لسانی نے اسے محسوس کر لیا اسے اصطلاح میں کشف قلوب کہتے ہیں۔(شیخ الاسلام ۳۲۲)

جب ایک بریلوی عالم ایک ایسے ہی واقعے پر اعتراض کرتا ہے تو انکشاف کا دیوبندی مصنف لکھتا ہے۔

"اگر تھوڑی دیر کیلئے ہم یہ تسلیم بھی کر لیں کہ تمام واقعات اس پر شاہد ہیں کہ حضرت گنگوہی بذریعہ کرامت دلوں کے خطرات پر یا مخفی امور کے مشاہدات پر مطلع ہو گئے تو پھر اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔(۱۷۵)

انکشاف کے مصنف ایک جگہ یوں لکھتے ہیں۔

"مکاشفات کو علم غیب بتانے والے علم و فن سے کورے، سخت جاہل اور مزاج شریعت سے ناآشنا ہیں۔(۱۲۶)

تفسیر ماجدی کے مصنف عبدالماجد دریاآبادی اپنے پیر کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"میرے دل نے کہا کہ دیکھو روشن ضمیر ہیں نا۔ سارے مخفیات ان پر آئینہ ہوتے جا رہے ہیں صاحب کشف و کرامات ان سے بڑھ کر کون ہوگا آگے فرمایا۔ خیر اسوقت تو گہرا اثر اس غیب دانی اور کشف صدر کا لے کر اٹھا مجلس برخاست ہوئی۔(حکیم الامت ۲۳)

مولانا قاسم نانوتوی کے ایک خانگی خادم دیوان جی کے بارے میں سابق مہتمم

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دارالعلوم دیو بند مولانا حبیب الرحمان صاحب فرماتے ہیں کہ

اس زمانے میں کشفی حالت دیوان جی کی اتنی بڑھی کہ باہر سڑک پر آنے جانے والے نظر آتے رہتے تھے۔ درو دیوار کا حجاب ان کے درمیان ذکر کے وقت باقی نہ رہتا تھا۔ (حاشیہ سوانح قاسمی ۲/ ۷۳)

ارواح ثلاثہ کا مصنف لکھتا ہے۔

مولوی فضل حق صاحب، شاہ عبدالقادر سے حدیث پڑھتے تھے۔ شاہ صاحب بڑے صاحب کشف تھے اور اس خاندان میں آپ کا کشف سب سے بڑھا ہوا تھا۔ جس روز مولوی فضل حق کسی ملازم پر کتابیں رکھوا کر لے جاتے اور گھر پہنچنے سے پہلے خود لے لیتے شاہ صاحب کو کشف سے معلوم ہو جاتا اس روز مولوی صاحب کو سبق نہیں پڑھاتے تھے اور جب خود لے جاتے تو حضرت کو کشف ہو جاتا اور اس روز سبق پڑھاتے۔ (ارواح ثلاثہ ۶۹)

عقیدہ نمبر۔ ۱۴

علم لدنی

انکشاف کے مصنف لکھتے ہیں۔

علم لدنی وہ علم ہے جو بغیر خارجی اسباب و وسائل کے دل میں خود بخود پیدا ہو جائے۔ ایسے علم کا ثبوت تو قرآن و حدیث میں موجود ہے اور من جانب اللہ اولیاء اللہ کے لیئے تو ایک انعام ہے لہذا اسکا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو اس نعمت عظمی سے محروم و علم لدنی کی حقیقت سے بالکل ناآشنا ہو۔ (انکشاف ۲۰۳، ۲۰۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۱۵

موت و حیات کا مالک

موت حیات کا مالک اللہ ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے

۱۔ انہ ھو امات واحیاء (نجم ۴۴)

اور یہ کہ وہ مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے۔

۲۔ وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ۔ (آل عمران ۱۴۵)

کوئی نفس بھی اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مرتا

۳۔ اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔ (روم ۴۰)

اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر رزق دیا پھر تمہیں مارے گا اور زندہ کرے گا

4۔ لا الہ الا ھو۔ یحیی ویمیت۔ (اعراف ۱۵۸)

اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔

۵۔ ولا یملکون موتا ولا حیوۃ ولا نشورا۔ (فرقان ۳)

وہ موت و حیات اور اٹھائے جانے کے مالک نہیں۔

٦۔ ھو یحیی ویمیت والیہ ترجعون۔ (یونس ۵٦)

اللہ وہ ذات ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۷۔ وانا لنحن نحی ونمیت ونحن الوارثون۔ (حجر ۲۳

اور بے شک ہم (اللہ) ہی زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وارث ہیں لیکن ذرا دیو بندی حضرات کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں کہ موت و حیات کا مالک صرف اللہ ہی ہے یا ان کے قبضہ قدرت میں بھی یہ بات ہے ۔ سوانح قاسمی کا دیو بندی مصنف لکھتا ہے ۔

ایک جگہ مولانا قاسم نانوتوی صاحب کے وعظ کا پروگرام بنا ۔ شیعہ نے جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے لکھنو سے چار مجتہد بلا کر ہر ایک ایک کو دس دس اعتراض دے کے جلسہ گاہ کے چاروں کونوں میں بٹھا دیا ۔ حضرت صاحب نے ہر مجتہد کے دل میں چھپے ہوئے اعتراضات کو اسی ترتیب سے بیان کر کے رد فرمایا جس ترتیب سے وہ اپنے دلوں میں چھپا کر لائے تھے ۔ مجتہدین اور مقامی شیعہ چودھریوں نے اس سبکی کا بدلہ لینے کے لئے ایک نوجوان کا فرضی جنازہ بنایا ۔" آگے کا واقعہ راوی کی زبانی سنیئے ۔

" پروگرام یہ تھا کہ جب حضرت دو تکبیریں کہ لیں تو صاحب جنازہ ایک دم کھڑا ہو اور اس پر حضرت کے ساتھ استہزاء و تمسخر کیا جائے حضرت والا نے کہا آپ لوگ شیعہ ہیں اور میں سنی ہوں ۔ اصول نماز الگ الگ ہیں آپ کے جنازے کی نماز مجھ سے پڑھوانی کب جائز ہو گی شیعوں نے عرض کیا کہ حضرت بزرگ ہر قوم کا بزرگ ہوتا ہے آپ تو نماز پڑھا ہی دیں ۔ حضرت نے ان کے اصرار پر منظور فرما لیا اور جنازے پر پہنچ گئے ۔ مجمع تھا حضرت ایک طرف کھڑے ہوئے تھے ۔ کہ چہرے پر غصے کے آثار دیکھے گئے آنکھیں سرخ تھیں اور انقباض چہرے سے ظاہر تھا ۔ نماز کے لئے کہا گیا تو آگے بڑھے اور نماز شروع کر دی دو تکبیر کہنے پر جب طے شدہ پروگرام کے مطابق جنازے میں حرکت نہ ہوئی تو پیچھے سے کسی نے ہونہہ کے ساتھ سسکاری دی ۔ مگر وہ نہ اٹھا ۔ حضرت نے تکبیرات اربعہ پوری کر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے اسی غصے کے لہجے میں فرمایا کہ اب یہ قیامت کی صبح سے پہلے نہیں اٹھ سکتا۔ دیکھا گیا وہ مردہ تھا۔ شیعوں میں رونا پیٹنا پڑ گیا۔

(حاشیہ سوانح قاسمی ج ۲ ص ۱۷)

احمد حسین کا ایک واقعہ جسے اشرف السوانح کے مصنف ذکر کرتے ہیں بھی پڑھتے جائیے کہ

ایک بار انہوں نے کسی کے لئے بددعا کی تو وہ دفعتہ مر گیا۔ بجائے اس کے اپنی کرامت سے خوش ہوتے، ڈرے اور بذریعہ تحریر حضرت والا (تھانوی صاحب) سے مسئلہ پوچھا کہ مجھے قتل کا گناہ تو نہیں ہوا؟

اب تھانوی صاحب کا ایمان شکن جواب سنیئے۔

اگر آپ میں قوت تصرف ہے اور بددعا کرتے وقت آپ نے اس قوت سے کام لیا تھا یعنی یہ خیال قصد اور قوت کے ساتھ کیا تھا کہ یہ شخص مرجائے تب تو قتل کا گناہ ہوا۔ (اشرف السوانح ج ۱/ ۱۲۵

Islamic Research Centre, Rwp.
Book No. ______
اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر-۱۶

شافی

شافی اللہ تعالی کی صفت ہے۔ جیسے کہ ابراھیم علیہ السلام کہتے ہیں۔ فاذا مرضت فھو یشفین (الایة) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ (اللہ) مجھے شفا دیتا ہے اور اللہ کے رسول فرماتے ہیں۔

اذھب الباس رب الناس واشفع انت الشافی
لا شفاء الا شفائک (بخاری کتاب المرضی)

لوگوں کے رب بیماریاں دور کر شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے
تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں

مندرجہ ذیل واقع سے آپ اندازہ لگائیں اور اس واقعہ میں مندرجہ ذیل فقرے کو بار بار پڑھیں کہ

"حافظ شھید کے ساتھ بھی چاہا جاتا تو یہی کر کے دکھایا جا سکتا تھا۔
"یعنی ان کو مرنے سے بچا کر شفا یاب کیا جا سکتا تھا۔ اب پورا واقعہ پڑھیے۔

سولانا نجیب صاحب لکھتے ہیں۔

اس سلسلے میں مولانا نانوتوی کو بھی گولی لگی تھی اور وہ بھی پٹ پڑی پر جو انتہائی نازک مقام ہوتا ہے۔ اس سے داڑھی کے کچھ بال بھی جل گئے۔ لوگوں نے سمجھا کہ شہید ہو گئے مگر ایک دم ہمت سے اٹھے اور چہرے پر ہاتھ پھیرا تو ایسا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ (سوانح قاسمی ۲/ ۱۶۰)

اس واقعے کا تذکرہ مولانا عاشق علی صاحب نے ان الفاظ میں کیا کہ حضرت مولانا قاسم العلوم ایک مرتبہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ بعض نے دیکھا کہ کنپٹی پر گولی لگی اور دماغ پار کر کے نکل گئی۔ اعلی حضرت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(مراد حضرت مولانا گنگوہی صاحب ہیں) نے لپک کر زخم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کیا ہوا میاں؟ اس کے بعد عمامہ اتار کر سر جو دیکھا، کہیں گولی کا نشان نہ ملا اور تعجب یہ ہے کہ خون سے تمام کپڑے تر۔ (سوانح قاسمی ۲/ ۱۶۰)

اس واقعے کو مولانا یعقوب صاحب یوں فرماتے ہیں جب قاسم نانا توی کو گولی لگی تو پوچھا کیا ہوا فرمایا گولی لگی عمامہ اتار کر جو دیکھا کہیں گولی کا نشان نہ ملا اور تعجب ہے کہ خون سے تمام کپڑے تر (سوانح قاسمی ۲/ ۱۶۰)

اس واقعے میں تینوں راویوں کا اسی بات پر اتفاق ہے کہ گولی سر میں لگی۔ دیکھا گیا تو نام و نشان بھی نہ ملا مگر تمام کپڑے خون میں تر۔ اس واقعے پر کیا خاک تبصرہ کریں خود دیوبندی علماء کا ہی تبصرہ سن لیں۔ مولانا مناظر احسن گیلانی فرماتے ہیں بہرحال حاصل یہی ہے کہ گولی کھانے کے بعد جو کچھ ہونا چاہیے تھا وہ نہ ہوا یہی لوگوں کا مشاہدہ ہے۔ اب اس کی توجیہ کچھ بھی کی جائے خواہ سیدنا امام الکبیر کے باطنی تصرف کا نتیجہ اس کو ٹھہرایا جائے جیسا کہ مولانا طیب صاحب کی روایت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ یا حضرت گنگوہی کی توجہ کو اس میں دخیل مانا جائے جس کی طرف مولانا عاشق الہی کے بیان میں ایما کیا گیا ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ حافظ شہید کے ساتھ بھی چاہا جاتا تو یہی کر کے دکھا جا سکتا تھا۔ (سوانح قاسمی ۲/ ۱۶۲)

طیب صاحب اس واقعہ پر یوں تبصرہ کرتے ہیں۔

مصنف امام یعقوب صاحب کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ گولی کا بے اثر رہ جانا خود حضرت والا ہی کی کرامت تھی۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے متعدد بزرگوں سے سنا کہ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ نے ایک تعویذ بھی دیا کہ اسے پگڑی میں رکھیں۔ بعض ثقات سے مسموع ہوا ہے کہ حضرت حافظ صاحب شہید نے انگلی سے اپنا لعاب دہن پیشانی پر لگا دیا تھا۔ مولانا عاشق علی نے حضرت گنگوہی کے [illegible] کیا ہے [illegible] (سوانح قاسمی ۲/ ۱۶۲)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حکایت 241

عقیدہ نمبر ۱۷

روح کا تمثل

ایک جگہ تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

بعض لوگ جو اہل تصرف ہوتے ہیں (انکو) عناصر پر قدرت ہو جاتی ہے۔ کہ وہ اس سے چند اجساد کو ترکیب دے کر شکل بدل لیتے ہیں چونکہ روح میں انبساط ہے اس سے ایک روح کو چند اجساد کے ساتھ متفق کر کے چند شکلوں میں متشکل ہو سکتے ہیں۔ (مقالات حکمت ص ۳۱)

عقیدے کی وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل واقعہ پڑھئے۔

قاری طیب صاحب فرماتے ہیں کہ

مدرسہ دیوبند کے صدر مدرسین کے درمیان کچھ جھگڑا پڑا۔ اس وقت رفیع الدین صاحب مہتمم مدرسہ تھے اور صدر مدرس محمود الحسن صاحب بھی اس جھگڑا میں شریک ہوگئے اور جھگڑا طول پکڑ گیا۔

"اسی دوران میں ایک دن علی الصبح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمود الحسن صاحب کو اپنے حجرے میں بلایا (جو دارالعلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرے کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ موسم سخت سردی کا تھا۔ مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو۔ مولانا نے لبادہ دیکھا تو تر تھا۔ اور خوب بھیگ رہا تھا۔ فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جسدی عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے جس

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے میں ایک دم پسینہ پسینہ ہو گیا اور میرا لبادہ تر بتر ہو گیا اور یہ
فرمایا کہ محمود حسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے پس میں
نے یہ کہنے کے لئے بلایا ہے۔ مولانا محمود حسن نے عرض کیا کہ
حضرت میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد میں اس
قصہ میں کچھ نہ بولوں گا۔" (ارواح ثلاثہ ص ۲۶۲)

اب عقیدے کی بربادی اس واقعہ پر دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کے حاشیہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے اور دیوبندیوں کے اس عقیدے پر دل کھول کر خون کے آنسو بہائیے۔ مولانا اشرف علی تھانوی اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ واقعہ روح کا تمثل ہے اور اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں
ایک یہ کہ جسد مثالی تھا مگر مشابہ جسد عنصری کے دوسری صورت
یہ کہ روح نے خود عناصر میں تصرف کر کے جسد عنصری تیار کر لیا۔
(ارواح ثلاثہ ۲۶۲)

IRC

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر ۱۸

رویت الٰہی

مولانا اشرف علی تھانوی سے استفسار کیا کہ رویت حق (اللہ) کی اس عالم میں ممکن ہے یا نہیں - فرمایا - ممکن ہے - آیت **لا تدرکہ الا بصار وھو یدرک الابصار** کے یہ معنی ہیں - اس بصارت ظاہری سے رویت حق تعالی ممکن نہیں اور جب نظر بصیرت (باطنیہ) حاصل ہو جاتی ہے (بصارت) ظاہری پر غالب ہو جاتی ہے پس عارف حقیقت نظر بصیرت سے دیکھتا ہے - (شمائم امدادیہ ص ۴۸)

اور جب نبی صلعم سے یہ سوال کیا گیا -

ھل رایت ربک قال نورانی اراہ (الحدیث)

کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا وہ تو نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں - اسی طرح موسی علیہ السلام نے جب اللہ سے کہا کہ میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں - تو اللہ نے کہا - **لن ترانی (الایۃ)**

تو مجھے نہیں دیکھ سکتا -

سوچئے - کیا موسی علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر بصیرت حاصل نہ تھی -

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۱۹

تصور شیخ

ارواح ثلاثہ کے مصنف لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت گنگوہی صاحب جوش میں تھے۔ اور تصور شیخ کا مسئلہ درپیش تھا۔ فرمایا کہہ دوں۔ عرض کیا گیا۔ فرمائیے۔ پھر فرمایا۔ کہہ دوں۔ عرض کیا کہ فرمائیے۔ پھر فرمایا کہہ دوں۔ عرض کیا گیا فرمائیے۔ تو فرمایا۔ تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔ پھر اور جوش آیا۔ فرمایا کہہ دوں عرض کیا گیا کہ حضرت ضرور فرمائیے فرمایا کہ اتنے سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات بغیر آپ کے پوچھے نہیں کی۔ یہ کہکر اور جوش ہوا۔ فرمایا کہہ دوں۔ عرض کیا گیا کہ فرمائیے۔ مگر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے اصرار کیا تو فرمایا بس رہنے دو۔ اگلے دن بہت سے اصراروں کے بعد فرمایا کہ بھائی پھر احسان کا مرتبہ رہا۔ (ارواح ثلاثہ ص ۳۰۸)

اشرف علی تھانوی صاحب اس پر یوں تبصرہ کرتے ہیں۔

"صورت کا حاضر رہنا اور اس سے مشورہ لینا یہ اکثر تو تخیل کی قوت ہے اور کبھی خرق عادت کے روح کا تمثل بہ شکل جسد ہو جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں لزوم دوام نہیں۔"

جب بریلویوں نے اس بات پر اعتراض کیا کہ معاذ اللہ کیا پھر اللہ کا چہرہ رہا دل میں۔ تو اس کا جواب یوں دیا۔ کس قدر جاہلانہ بات ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اگر آدمی جاہل مطلق نہ ہو تو اس میں معاذ اللہ کی کیا بات ہے ۔ کیا معاذاللہ خدا کا چہرہ اس آدمی کے نزدیک شیطان کا چہرہ ہے ۔ جسے مومن کے دل میں نہیں ہونا چاہیئے ۔ (بریلوی فتنے کا نیا روپ ص ۱۶۵)

اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں ۔

کہ گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ میرا حاجی کے ساتھ برسوں یہ تعلق رہا کہ بغیر آپ کے مشورے کے میری نشست و برخاست نہیں ہوئی حالانکہ حاجی صاحب مکہ میں تھے اور اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برسوں تعلق رہا ہے ۔

(امداد المشتاق ص ۱۹۹ بحوالہ تذکرۃ الرشید ص ۱۹۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۲۰

نور محمدی

اشرف علی تھانوی صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بارے میں حضرت جابر سے روایت لائے ہیں۔

اے جابر اللہ تعالی نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور بنایا نہ بایں معنی کہ نور الہی اسکا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا پھر وہ نور قدرت الہیہ سے جہاں اللہ تعالی کو منظور ہوا سیر کرتا رہا۔ اور اسوقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھی نہ فرشتے نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن نہ انسان پھر جب اللہ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔ تو اس نور کے چار حصے کیئے۔ اور ایک حصے سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا۔

اسی طرح حضرت علی سے روایت بیان کرتے ہیں۔

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا (نشر الطیب ص ۵،۶)

موضوع روایت ذکر کر کے نبی صلعم کو بشر کی بجائے نور ثابت کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ لیجئے آپ کے فضائل میں اشرف علی تھانوی صاحب موضوع روایت بیان کرتے ہیں کہ۔

"آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک عرش پر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ اگر محمد نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ (نشر الطیب ص ۹)

اشرف علی تھانوی صاحب ایک اور روایت ذکر کرتے ہیں کہ

جب آدم علیہ السلام سے خطاء کا ارتکاب ہو گیا تو انہوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا کہ اے پروردگار میں آپ سے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجئے۔ سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے آدم تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا تو آدم علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ جب تو نے مجھ میں روح پھونکی تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سو میں نے معلوم کر لیا کہ محمد آپ کو مخلوق میں سب سے پیارا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم نے ان کے واسطے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔ (نشر الطیب ص ۹)

تھانوی صاحب ایک اور روایت ذکر کرتے ہیں۔

کہ آدم علیہ السلام نے جب حضرت حوا علیہا السلام سے قربت چاہی تو انہوں نے مہر طلب کیا آدم نے دعا کی اے رب میں ان کو (مہر میں کیا چیز دوں۔ ارشاد ہوا اے آدم میرے حبیب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس دفع درود بھیجو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (نشر الطیب ص ۱۰)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر ۲۱

لاالہ الاالله اشرف علی رسول الله

اشرف علی تھانوی کا ایک مرید لکھتا ہے کہ

میں خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا الله محمد رسول الله پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول الله کی جگہ حضور (اشرف علی) کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا۔ اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالات خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے۔ بایں خیال

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صلی علی سیدنا و نبینا مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز کچھ ایسا ہی خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی ۔ خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں ۔

(رسالہ الامداد ص ۳۵)

تو اشرف علی تھانوی صاحب بجائے اپنے مرید کو یہ کہنے کے کہ یہ خیال اپنے دل سے جھٹک دو ۔ اور اللہ سے توبہ کرو اسے یہ تسلی بخش جواب دیتے ہیں ۔

جواب = اس واقع میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالی متبع سنت ہے ۔

(۲۴ شوال ۱۳۳۵) (رسالہ الامداد ص ۳۵)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.

عقیدہ نمبر ۲۲

بیعت اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں۔

میری بیعت باطن بلاواسطہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح ہوئی کہ میں نے دیکھا کہ حضور ایک بلند جگہ پر رونق افروز ہیں اور حضرت سید احمد شہید کا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں ہے اور میں بھی اس مکان میں بوجہ ادب کے دور کھڑا ہوں حضرت سید نے میرا ہاتھ پکڑ کے حضور کے ہاتھ میں دے دیا۔ خدا نے مجھ کو کچھ اور بھی دکھایا ہے اگر ظاہر کر دوں تو تم لوگ کچھ کا کچھ کہو گے۔ (پھر وہ کیفیت مجھ سے خفیہ بیان کی) (شمائم امدادیہ ص ۱۰۸)۔

حاجی امداد اللہ صاحب کہتے ہیں کہ۔

"مولوی قلندر صاحب کو ہر روز زیارت رسول کی ہوتی تھی۔ ایک دن کسی جمال کے لڑکے کو کہ سید تھا طمانچہ مارا اس دن سے زیارت منقطع ہو گئی۔ مدینہ منورہ کے مشائخ سے رجوع کیا۔ انہوں نے ایک زن ولیہ مجذوبہ کے حوالے فرمایا۔ جب وہ عورت مسجد نبوی میں آئی اور مولانا نے عرض کیا سنتے ہی جوش میں آئی اور مولانا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ **شف ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**۔ پس (مولانا نے) بیداری میں چشم ظاہر سے زیارت کی۔ اس سے پہلے اس لڑکے سے خطا بھی معاف کرائی تھی مگر کچھ مفید نہ ہوا۔ (شمائم امدایہ ص ۷۵)

صاحب ارواح ثلاثہ لکھتے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایک جگہ نانوتوی صاحب سے روافض نے کہا۔ کہ اگر آپ بیداری میں ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کروا دیں ۔ اور حضور اپنی زبان سے ارشاد فرما دیں کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں تو ہم اہلسنت والجماعت میں داخل ہو جائیں گے ۔ فرمایا کہ تم سب اس پر پختہ رہو تو میں بیداری میں زیارت کرانے کیلئے تیار ہوں مگر یہ روافض کچے ہو گئے۔

اشرف علی تھانوی اس پر یوں تبصرہ کرتے ہیں ۔

" یا تو اس تصرف پر قدرت ہو گی یا لو اقسم علی اللہ لابرہ پر اعتماد ہو گا۔ (ارواح ثلاثہ ص ۲۸۴)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۲۳

صاحب پرواز

تذکرۃ الرشید کے مصنف اپنی خوشدامن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ بیٹا حضرت (گنگوہی) کے بہت شاگرد و مرید ہیں مگر کسی نے حضرت کو نہیں پہچانا۔ جن ایام میں میرا قیام مکہ معظمہ میں تھا۔ روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت کو حرم شریف میں پڑھتے دیکھا اور لوگوں سے سنا بھی کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہیں۔ گنگوہ سے تشریف لاتے ہیں۔ (تذکرہ الرشید ۲۱۲/۲)

اللہ کے رسول تو مکہ چھوڑتے وقت حسرت بھرے انداز میں یہ کہتے ہیں کہ اے کعبہ مجھے تجھ سے بہت محبت ہے لیکن میں کیا کروں تیرے شہر والے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے آپ مدینہ سے مکہ نہ آسکتے تھے۔ اور یہاں گنگوہی صاحب ہندوستان سے روزانہ مکہ پہنچ جاتے ہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۲۴

اتباع رشید احمد گنگوھی

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

بارہا آپ کو اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ کہتے سنا گیا ہے "سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے، اور یہ قسم (سے) کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر (تذکرہ الرشید ۲/ ۱۷)

اللہ نے صرف اپنے نبی صلعم کی گارنٹی دی - **وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** (الایۃ) نبی خواہشات سے کلام نہیں کرتا بلکہ وہ وحی ہوتی ہے جو اسکی طرف کی جاتی ہے اور اللہ کے رسول نے فرمایا - **ومایخرج منھا الا حق** میری زبان سے حق ہی نکلتا ہے اللہ تو کہتا ہے - **الحق من ربک**. حق تیرے رب کی طرف سے ہے اور رشید احمد حق کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں - اللہ کے رسول تو فرماتے ہیں - **ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل** (الایۃ) میرا راستہ صراط مستقیم ہے پس اسکی ہی پیروی کرو اور راستوں کی پیروی نہ کرو **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** اے نبی کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اللہ کے رسول نے فرمایا **من اطاعنی دخل الجنہ ومن عصانی فقد ابی** (الحدیث) جو میری اطاعت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور جو میری نافرمانی کرے گا وہ میرا انکار کرتا ہے مگر دیو بندی عالم
رشید احمد گنگوہی کے بارے میں یہ بھی لکھتا ہے۔

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جا کر
ہوا گمراہ وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نص قرانی
(مرثیہ ص ۱۲)

عقیدہ نمبر۔ ۲۵

توہین نبی

دیو بندی مسلک کے بانی قاسم نانوتوی صاحب فرماتے ہیں۔

" انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔
(تحذیر الناس ص ۵)

ایک جگہ نانوتوی صاحب یوں فرماتے ہیں۔

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۲۵)

جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے معنوں کی تشریح میں اس مسلک پر قائم ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عقیدہ نمبر۔ ۲۶

انبیاء کی روحوں سے ملاقات

تذکرۃ الرشید کے مصنف لکھتے ہیں۔

ایک شخص بذریعہ خط آپ سے بیعت ہوئے اور تحریری تعلیم پر ذکر میں مشغول ہوئے۔ چند روز میں ان پر یہ کیفیت طاری ہوئی کہ اولیاء سلاسل کی ارواح طیبات سے لقاء حاصل ہوا اور پھر یکے بعد دیگر انبیاء علیہم السلام کی پاک روحوں سے ملاقات ہوئی رفتہ رفتہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ سر سے لیکر قدم تک رگ رگ بال بال میں ارواح طیبات سے وابستگی ہے اسی حالت میں ایک مدہوشی اور سکر کا عالم پیدا ہوتا ہے جس میں مغیبات کا انکشاف اور مجلس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دربانی کا اعزاز حاصل ہوتا ہے۔ (تذکرۃ الرشید ۲/ ۱۴۳)

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

احمد رضا خان صاحب نے مکۃ المکرمۃ میں دیوبندیوں کے بارے میں چند عقائد منسوب کر کے ان کے خلاف فتویٰ حاصل کیا۔ جب دیوبندیوں کو یہ معلوم ہوا تو انھوں نے ان عقائد سے برات کا اظہار کیا۔ ہم علماء حرمین کے سوالات اور ان کے جوابات یہاں ذکر کرتے ہیں

پہلا اور دوسرا سوال

کیا فرماتے ہو شد رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کیلئے تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کونسا امر پسندیدہ وافضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہئیے

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہو گا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں اور ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ انھوں نے زیارت کے لئے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے اس لئے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالت النص جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پاتی ہے وہ ان مساجد کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اس لئے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ فقہا نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہا اولی ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو۔

تیسرا اور چوتھا سوال۔

کیا وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں؟

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء، صدیقین اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز؟

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحا و اولیاء

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وشہداء وصدیقین کا توسل جائز ہے ان کی حیات میں یا بعد وفات بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہے۔

پانچواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ **انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیا** میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔ الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے اور اس معنے کہ برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے۔

چھٹا سوال

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جواب

اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیئے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے۔

آٹھواں نواں اور دسواں سوال

تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں؟ اور اگر درست ہے تو مستحب، یا واجب، تم کس امام کے مقلد ہو۔

جواب

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاوے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کہ گڑھے میں جا گرنا ہے۔ اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس مبحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے بیعت ہونا تمھارے نزدیک جائز اور اکابر کے سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہونچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں۔

جواب

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جاوے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بے رغب ہو آخرت کا طالب ہو نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو ، اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے ۔

بارھواں سوال

محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا کیا مشرب ہے ؟

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں آگے فرماتے ہیں ، ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے "جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ان کی شوکت توڑ دی ۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کا حلال سمجھنا ۔ سو یہ ناحق ہو گا یا حق ۔ پھر اگر ناحق ہے تو یا بلاتاویل ہو گا جو کفر اور خارج از اسلام ہونا ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے ۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں، کافر نہیں کہتے ۔ ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے ۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمھم اللہ کا ہے ۔

تیرھواں اور چودھواں سوال

کیا کہتے ہو حق تعالی کے اس قسم کے قول میں کہ رحمن عرش پر مستوی ہوا کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے ؟

جواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تا کہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استوا سے مراد غلبہ ہو اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالی کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

المہند علی المفند ص ۲۸ تا ۴۲

اٹھارھواں سوال

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شریعہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار و حکمتہائے الہیٰ وغیرہ کے اس قدر علوم عطا ہوئے ہیں، جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

جواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بے شک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا۔

(المہند علی المفند ص ۵۰)

Islamic Research Centre, Rwp.
Book No. ________
اسلامک ریسرچ سنٹر راولپنڈی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مصنّف کی تصنیفات

- التحقیق فی مسئلۃ رفع الیدین (حصہ اوّل)
مسئلہ رفع الیدین کے بارے میں ایک تفصیلی کتاب

- النجات فی رفع الشبہات
جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ راولپنڈی کے ماہنامہ تعلیم القرآن کے ایک مضمون کا جواب۔ احناف جس کا جواب دینے سے اب تک قاصر ہیں۔

- تعویذ کی شرعی حیثیت
قرآنی تعویذ کفر شرک وبدعت نہیں سلف کے نظریئے کو جاننے کیلئے مطالعہ کیجئے

- نور و بشر پر ایک تحقیقی مکالمہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم "نور تھے یا بشر" ایک تحقیقی کتاب۔

- ایک دردمندانہ پیغام
ہر اہلحدیث کے نام ایک دردمندانہ پیغام جس پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

- اصلی حنفی نماز
فقہ حنفیہ میں درج شدہ "اصلی حنفی طریقہ نماز"

- دیوبندیت
جس میں دیوبندیوں کے موحد بننے کا پول کھولا گیا۔

- تبلیغی جماعت کا اسلام
جس میں ثابت کیا گیا کہ ان کے پیش نظر حنفیت کی تبلیغ ہے نہ کہ اسلام کی۔

- عقائد علماء دیوبند ——— دیوبندیوں کے عقائد کا تذکرہ۔

- اصل میں دونوں ایک ہی ہیں: بریلوی = دیوبندی
دونوں فرقوں کے عقائد کا موازنہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے عقائد ایک سے ہیں۔